القرآن

قال اللہ تعالیٰ قد افلح المومنون۔ الذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔ (المومنون آیت نمبر ۱ تا ۲)

ترجمہ:۔ بالتحقیق (یقیناً) ان مسلمانوں نے فلاح پائی۔ جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں (بیان القرآن تھانوی)

خلاصہ تفسیر:۔ اللہ جل شانہ نے ان آیات مبارکہ میں کامیاب ہونے والے مومنین اوصاف جمیلہ میں سے صرف ایک وصف خشوع یعنی تواضع اور عاجزی اختیار کرنے کا بیان ہے۔ تو اتنی محمود وصف خشوع جو کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے کیا ہے؟

تو یہ سوال حل کرتے ہوئے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں ترجمان القرآن، حبر الامۃ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، م ۶۸ (جن کو دربار رسالت میں خدمت عالیہ کی نعمت عظمیٰ نصیب ہوئی اور اسی وجہ سے لسان رسالت سے تفسیر قرآن کی دعا سے سرفراز ہوئے (البخاری، ومستدرک حاکم وغیرہ) ارشاد فرماتے ہیں

خاشعون مخبتون متواضعون لا یلتفتون یمیناً ولا شمالا ولا یرفعون ایدیھم فی الصلوۃ (تفسیر ابن عباس ص 212 ط مردان، وص 274 ط بیروت)

کہ خاشعون، عاجزی، تواضع کرنے والے ہیں جو (نماز میں) دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔

اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یدین خشوع نماز کے خلاف ہے۔ خو (خشوع) کہ نماز کی اصل روح ہے۔

اس کی مزید تشریح ایک مشہور محدث، مفسر، امام حسن بصریؒ م ۱۱۰ھ کی بیان کردہ تفسیر سے بھی ہوتی وہ فرماتے ہیں۔

خاشعون الذین لایرفعون ایدیھم فی الصلوۃ الا فی التکبیرۃ الاولی (تفسیر سمرقندی 408/2 ط بیروت)

یعنی خاشعون سے مراد وہ لوگ ہیں جو تکبیر تحریمہ کے علاوہ پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے۔ تو ان دو حضرات کی تفسیروں سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یدین کرنا منشاء خداوندی کے خلاف ہے۔ لیکن قارئین کرام تفسیر صحابی کی اہمیت و مقام کو بھی جاننا چاہیے تو مشہور محدث امام بخاری و مسلمؒ رحمھما اللہ کے ہاں تفسیر صحابیؓ حدیث مرفوع اور مسند کے حکم میں ہوتی ہے۔ (یعنی یہ تفسیر صحابیؓ نے خود نبی کریم ﷺ سے سن کر آگے نقل کی ہے) دیکھئے مستدرک حاکم 211/1 معرفۃ علوم الحدیث ص 20 وتدریب الراوی للسیوطی 157/1 وغیرھا)

نوٹ:۔ ارباب علم کی خدمت میں گزارش ہے کہ تفسیر ابن عباسؓ کی سند میں موجود محمد بن سائب الکلبی و محمد بن مروان جیسے مجروح راوی ہیں تو اس خیال واہی کی اصول محدثین سے تباہی اور حاشیہ خیال میں بھی اس کو جاگزیں نہ ہونے دیں تو مشہور محدثین مثلاً امام یحیٰ بن سعید القطان م 198ھ اور محدث امام بیہقیؒ م 458ھ وغیرھما کا متفقہ اصول یہ ہے کہ ان مذکورہ حضرات کی روایت حدیث میں تو نہیں لیکن تفسیر میں قابل قبول ہے۔ دیکھیے دلائل النبوۃ للبیہقی 1/ 33,32 و میزان الاعتدال للذھبی 430/1 وتہذیب التہذیب لابن حجر 398/1 وغیرھا)

تو ہم نے بھی ان کی روایت تفسیر قرآن میں لی ہے نہ کہ حدیث میں تو پھر اصول مذکورہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنا قرآن پر ہی عمل کرنا ہے تو پھر اللہ ہمیں احکام قرآنیہ پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

(السنۃ)

عن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ (صحیح مسلم ص ۱۸۱ ج ۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر (حالت نماز میں) جلوہ افروز ہوئے پھر فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز میں سکون اختیار کرو یعنی رفع یدین نہ کرو۔

تشریح: اس حدیث صحیح سے یہ بات معلوم ہوئی کہ رفع یدین کرنے کو حضور ﷺ نے ناپسند کیا بلکہ اس عمل کو منع فرما کر نماز میں سکون سے کھڑے ہونے کا حکم دیا لہٰذا اس حدیث عمل کرتے ہوئے رفع یدین نہیں کرنا چاہئے۔

اگر کسی کے ذہن میں یہ بات کھٹکے کہ دیوبندیوں سے پہلے تو کسی نے اس حدیث سے ترک رفع یدین پر استدلال نہیں کیا؟ اور باب رفع یدین میں ذکر نہیں کیا؟ تو عرض گزار یہ ہے اس حدیث سے امام الائمہ، المحدث، الفقیہ ابوحنیفہ م ۱۵۰ھ وامام سفیان ثوری م ۱۶۱ھ امام ابن ابی لیلیٰ م ۱۴۸ اور امام، محدث، فقیہ، مالک بن انس م ۱۷۹ھ نے ترک رفع یدین پر استدلال کیا تو اگر جاھل تجھے نظر نہ آئے تو ہم کیا کریں اور باب رفع یدین میں بھی محدثین لائے مگر متعصب ہو تو سمجھائیں کیسے۔ دیکھئے المجموع شرح المھذب للنووی 400/3، و جزرفع الیدین ص 31، والتمھید لابن عبدالبر 4 / 194، وروس المسائل للخلافیہ بنین الحنفیہ والشافعیہ للزمخشری

للمنبجی 156/1 واللباب 256/1، ابن حبان وغیرہ)

اور اگر کسی کو شبہ لگے کہ یہ حدیث تو تشہد میں اشارے کی ممانعت کے بارے میں ہے نہ کہ رفع الیدین سے منع کی؟ تو ہم یہ بات گوش وگزار کرتے ہیں کہ مشہور امام محدث زیلعی م 762ھ فرماتے ہیں کہ رکوع کے وقت رفع الیدین سے منع والی حدیث الگ ہے اور تشہد میں اشارے سے منع کی حدیث الگ ہے اگرچہ دونوں حدیثیں جابر بن سمرۃؓ سے ہیں۔

نوٹ:۔ یہ حدیث تمیم بن طرفۃ کے طریق سے انفرادی نماز اور عبیداللہ بن القطبیۃ کے طریق سے باجماعت نماز کے بارے میں ہے لہذا ان دونوں کو ایک قرار دینا یہ تحقیق نہیں بلکہ تحکم وسینہ زوری ہے۔ دیکھئے نصب الرایہ للزیلعی 394/1 وفی نسخہ 494/1 وشرح سنن ابی داؤد للعینی 297,298/3)

نیز جب قول اور فعل کا تعارض آجائے تو پھر عندالمحدثین قول کو ترجیح دی جائے گی نہ کہ فعل کو دیکھئے شرح مسلم نووی 453/1، کتاب الاعتبار للحازمی ص 19،

قواعد فی علوم الحدیث ص 293، وغیرھا۔ فلھذا اسکنوا فی الصلوۃ یہ قول رسول ہے تو یہی راجح ہوگا۔

قرآن عظیم وحدیث کریم سے یہی معلوم ہوا کہ فرض نماز میں رفع الیدین نہ کرنا ہی عمل مسنون ہے۔ اللہ رب العزت توفیق عمل عطاء فرمائیں (آمین)

الیس منکم رجل رشید (اداریہ)

اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو نماز میں سورۃ فاتحہ کے اندر یہ دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اھد نا الصراط المستقیم۝ صراط الذین انعمت علیھم۝ ہمیں سیدھے راستے کی طرف راہنمائی عطا فرماء۔ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔اس قرآنی حکم کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے انعام یافتہ لوگوں کے پیچھے چلنے کی دعا مانگتا ہے۔

وہی انعام یافتہ لوگ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء میں فرمایا وہ ہیں ۔ا۔انبیاء۲۔صدیقین ۔۳۔شہدا۔۴۔صالحین ۔ان لوگوں کے پیچھے چلنے کی دعا اور اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق مانگنے کا قرآنی حکم ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے جس سے تقلید کی اہمیت وعظمت کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔مگر اس کے بالکل برعکس ہمارے بھولے بھٹکے کرم فرما ایسے ہی ہمیں جن کا یہ کہنا ہے کہ تقلید شرک ہے اور تقلید کرنے والا جاہل ہوتا ہے اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں ۔اب خدا کو معلوم اس قرآنی حکم سے ان کو کیوں چڑ ہے۔جب کہ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ ترک تقلید کے سبب دین بے زاری،خود پسندی، خود بینی وخودسری پیدا ہوئی ہے۔اکابرین امت پر عدم اعتماد کی فضاء قائم کرنے کے علاوہ صحابہ کرام کی بے ادبی وگستاخی اسی آزاد خیالی وتقلید دشمنی کی کرشمہ سازی ہے۔

ہمارے ان کرم فرماؤں کا بڑا کارنامہ یہی ہے کہ تقریر وتحریر کے ذریعے سلف کے خلاف بدگمانی پھیلانے اور لعن آخر ھذ ا لامۃ اولھا کا مصداق بننے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔حالانکہ اس مرض لاعلاج کے نقصانات خود ان مہربانوں کے سامنے

آ چکے ہیں ۔ ہر غیر مقلد دین کی الف با پڑھ کر خود کو مجتہد اور ماہر فن عالم سمجھنے لگتا ہے ۔
جس کا نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ ہر غیر مقلد کا اپنا ایک الگ مذہب بن گیا ہے ۔اب تو
صاف صاف رسالوں میں یہ اعلان چھپنے لگ گئے ہیں کہ نواب صدیق حسن خان
،نواب وحید الزمان وغیرہ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں اور ہم ان کی کتابوں عبارتوں اور
مذہبی تعلیم کے ذمہ دار نہیں ۔ نہ وہ ہمارے اکابرین میں سے ہیں ۔اب جس مذہب کا
یہ حال ہو کہ وہ اپنے بڑوں کی ناک اپنی چھری سے کاٹنے لگ جائے اس سے کیا توقع
رکھنی چاہیے کہ اس کے مرنے کے بعد خود اس مجتہد صاحب کا کیا حال ہوگا ۔ہم وطن
عزیز کے زندہ غیر مقلد شائقین اجتہاد سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے بڑوں کے
حال سے عبرت حاصل کریں اور ڈریں اس وقت سے جب کہ خود ان کی قوم ان کی
عزت اپنے پاؤں تلے روندے گی اور یہ سب کچھ تقلید دشمنی کا ثمر ہوگا جس کو آپ
لوگوں کے قلموں سے آج سیراب کیا جا رہا ہے ۔

باریک اونی سوتی جرابوں پر مسح کا حکم

(مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی صاحب مدظلہ)

حق تعالی جل شانہ نے اپنی پاک کلام میں وضو کے احکامات میں سے پاؤں کا حکم غسل (دھونا) رکھا ہے۔ مگر چونکہ احادیث مبارکہ میں موزوں پر مسح بھی ثابت ہے اور وہ روایات متواتر ہیں اس لیے قرآن پاک کے اس حکم میں تخصیص کر لی گی اور موزوں کی صورت کو مستثنیٰ کر لیا گیا۔

موزوں پر مسح کی روایات متواتر ہیں:

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں حدثنی سبعون من اصحاب النبی ﷺ ان رسول اللہ ﷺ مسح علی الخفین (الاشراف لابن المنذر و مصنف ابن ابی شیبہ)

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں وجمع بعضھم رواتہ فجاوز الثمانین ومنھم العشرۃ المبشرۃ رضی اللہ عنھم التعلیق الصحیح ص 244/1

اسی 80 صحابہ کے نام مروی ہیں جس سے مسح کی احادیث مروی ہیں سلطان المحدثین ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ماقلت بالمسح حتی جاءنی فیہ مثل الوضوالنہار (مرقات 76/2) میں نے اس وقت تک مسح کے جواز کا حکم نہیں دیا جب تک مجھے اس کے دلائل سورج کی روشنی کی مثل واضح نہیں ہو گئے ۔آ گے لکھتے ہیں قال الکرخی اخاف الکفر علی من لا یری المسح علی الخفین لان الآثار الذی جاءت فیہ فی حیز التواتر

امام کرخیؒ فرماتے ہیں جو شخص موزوں پر مسح کا قائل نہیں مجھے اس پر کفر کا اندیشہ ہے اس لئے کہ اس کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہے وہ تواتر کے درجہ میں ہیں۔ آ گے لکھتے ہیں حتی سئل مالک ابن انس عن علامات اہل السنۃ والجماعۃ فقال ان تحب الشیخین ولا تطعن الختنین وتمسح علی الخفین

امام مالکؒ سے اہل سنت کی علامت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ شیخین سے محبت کرنا ختنین (عثمانؓ وعلیؓ) پر طعن نہ کرنا اور موزوں پر مسح کرنا (مرقات 76/2) چنانچہ متواتر احادیث کی وجہ سے موزوں پر مسح کا حکم دیا گیا:

جرابوں پرمسح کا حکم:

جرابوں پرمسح کے بارے میں تین حدیثیں مروی ہیں۔

(1) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے توضأ النبیﷺ ومسح علی الجوربین والنعلین (ترمذی ،ابوداؤد،نسائی)اس حدیث کو اگر چہ امام ترمذی نے حسن صحیح لکھا ہے مگر اکثر محدثین محققین کے نزدیک یہ ضعیف ہے۔علامہ نوویؒ فرماتے ہیں اتفق الحفاظ علی تضعیفہ ولا یقبل قول الترمذی انہ حسن صحیح (شرح المہذب 500/1) حفاظ اس کی تصنیف پر متفق ہیں۔ترمذی کا قول کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے قبول نہیں کیا جائے گا۔حضرت مغیرہ کی موزوں پر مسح کرنے کی حدیث ساٹھ سندوں سے مروی ہے۔ان میں سے صرف ایک سند میں مسح علی الجوربین کا ذکر ہے۔لہذا یہ منکر ہے۔امام مسلمؒ فرماتے ہیں لانترک ظاہرا القرآن بمثل ابی قیس وہزیل (بیہقی 284/1) ہم قرآن کا ظاہر امام ابوداؤد اسی کو نقل کر کے ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ امام عبدالرحمٰن مہدی اسی کو قابل بیان ہی نہیں سمجھتے تھے۔کیونکہ محدثین میں حضرت مغیرہ کی جو مشہور حدیث ہے اس میں صرف موزوں پر مسح کا ذکر ہے نہ کہ جرابوں پر (ابوداؤد 16/1)

امام ابن ماجہؒ نے بھی نسخوں میں اس قول کا ذکر کیا ہے (حاشیہ ابن ماجہ ص 41)

امام نسائیؒ فرماتے ہیں پوری جستجو اور تحقیق کے بعد ابوقیس کا کوئی متابع نہ مل سکا اور اس حدیث میں صحیح لفظ موزوں کا ہی ہے (نہ کہ جرابوں کا) (سنن کبری للنسائی بحوالہ زیلعی 184/1)

امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ جو اصحاب صحاح ستہ کے اجماعی شیخ بھی ہیں وہ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے (بیہقی 84/1) اس کے علاوہ امام الجراح والتعدیل امام یحیٰ بن معینؒ۔امام سفیان ثوریؒ ،امام علی بن مدینیؒ،امام احمدؒ،امام نوویؒ،میاں نذیر حسین دہلویؒ،شمس الحق عظیم آبادی،عبدالرحمٰن مبارکپوری،میاں شرف الدین دہلوی وغیرہ حضرات اس کو ضعیف منکر مخالف قرآن وغیرہ کہتے ہیں [بیہقی 84/1،زیلعی 184/1،فتاوی نذیریہ 327 تا 334 ج 1،فتاوی ثنائیہ 423/1)

دوسری حدیث حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے ان رسول اللہﷺ مسح علی الجوربیہ ونعلیہ

(ابوداؤد،ابن ماجہ،طحاوی)

رسول اللہ ﷺ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ یہ بھی ضعیف ہے۔خود امام ابوداؤد فرماتے ہیں لیس بالمتصل ولا بالقوی (ابوداؤد ص33)

تیسری حدیث حضرت بلالؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ ﷺ یمسح علی الخفین والجوربین (طبرانی) اس کی سند بھی ضعیف ہے۔ان احادیث کی اسناد کے مختلف ہونے کی وجہ سے ائمہ نے چند قیود لگا کر جرابوں پر مسح کی اجازت دی ہے۔

(۱) جرابیں موٹی ہوں۔نہ تو ان میں پانی پایا جائے اور خود بخود بغیر پلاسٹک وغیرہ کے کھڑی رہیں ۔اور مجلد یا منعل بھی ہوں۔مجلد ہو کہ اوپر نیچے چمڑا لٹکا ہو ہوا اور متصل وہ کہ صرف نیچے چمڑا لگا ہوا ہو۔

امام ترمذیؒ،سفیان ثوریؒ،عبداللہ بن مبارکؒ،امام شافعیؒ،امام احمدؒ،امام اسحاق بھی جرابوں کے موٹا ہونے کی قید لگاتے ہیں (ترمذی ص29)

سید التابعین امام سعید بن مسیبؒ اور امام حسن بصریؒ نے بھی یہ قید لگائی ہے (ابن ابی شیبہ 188/1)

امام مالکؒ کا مسلک یہ تھا کہ جن جرابوں کے اوپر نیچے چمڑا لگا ہوا ہو ان پر مسح جائز ہے۔لیکن آخر عمر میں اس سے رجوع فرمالیا کہ کسی قسم کی جرابوں پر مسح جائز نہیں (المدونۃ الکبری)

امام شافعیؒ بھی موٹی جرابوں پر مسح کے قائل ہیں جیسا کہ گزر چکا ہے۔امام احمد بھی جرابوں کے موٹا ہونے کی شرط لگاتے ہیں جیسے کہ گزر چکا ہے۔

امام اعظمؒ بھی آپ بھی پہلے صرف دو قسم کی جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔ثخینین مجلد (موٹی جلد) ثخینین متصل (موٹی جن کے نیچے چمڑا لگا ہو) صرف موٹی جرابوں پر مسح کے قائل نہیں تھے ۔آخری عمر میں بیماری میں ثخینین پر مسح فرمایا جس کو بعض فقہاء نے دلیل رجوع قرار دے دیا (ہدایہ ،شامی،،بحرالرائق،کبیری)

علامہ عبدالحئی نے لکھا ہے پوری امت کا اتفاق ہے جو جرابیں موٹی نہ ہوں اس پر مسح جائز نہیں ہے ۔(عمدۃ الرعایہ ص 101)

ائمہ نے جرابوں کے موٹا ہونے کی شرط محض رائے اور قیاس سے نہیں لگائی بلکہ متواتر احادیث جن میں مسح موزہ کا جواز ہے ان کو سامنے رکھ کر یہ شرط لگائی ہے کہ جرابیں چمڑے کے موزے جیسی ہوں تو وہ موزے کے حکم میں ہیں۔

غیر مقلدین کے بڑوں کا فتوی:

غیر مقلدین کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں ''مذکورہ (اونی یا سوتی)جرابوں پر مسح جائز نہیں۔کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے،اس میں خدشات ہیں (فتاوی نذیریہ ص 327 تا 334 ج 1)

غیر مقلدین کے مشہور عالم ابوسعید شرف الدین دہلوی کا فتوی یہ (جرابوں پر مسح کا)مسئلہ نہ قرآن سے ثابت ہوا نہ حدیث مرفوع صحیح سے نہ اجماع سے نہ قیاس سے نہ چند صحابہ کے فعل سے اور اس کے دلائل سے اور غسل رجلین (پیروں کا دھونا)نص قرآنی سے ثابت ہے۔

فضل ربانی فی توثیق امام محمد بن حسن الشیبانیؒ رحمہ اللہ علیہ و۱۳۴ھ م ۱۸۹ھ

(فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالغفار ذھبی صاحب مدظلہ سابق غیر مقلد)

قارئین کرام! اہل سنت والجماعت الحنفیہ کے عظیم مشہور امام حافظ محدث فقیہ سیدنا ابوعبداللہ محمد بن حسن شیبانیؒ پر بعض نام نہاد محقق، محدث (جو دور حاضر کے کذاب ودجال ہیں) نے مردود جرح وقدح کی ہے۔ اور اپنے بغض وعناد کو ظاہر کیا ہے۔ ہم انشاء اللہ امام محمد بن حسن کی تعدیل وتوثیق ثناء ومدح اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ائمہ فقہاء ومحدثین سے بیان کریں گے۔

چند اصول:

1۔ تعدیل مبہم بغیر ذکر سبب کے بھی مقبول ہے مثلاً التعدیل مقبول من غیر ذکر سببہ علی الصحیح المشہور دیکھے (مقدمہ ابن الصلاح ص 50، وتقریب للنووی مع التدریب 258/1، ومقدمہ مسلم نووی ص 25، والباعث الحثیث لابن کثیر ص 46، وتدریب الراوی للسیوطی مع التقریب 258/1، الرفع والتکمیل للکھنوی ص 69، 97 وقواعد فی علوم الحدیث للعثمانی ص 167)

2۔ جرح مفسر مبین السبب (مع تفصیل) مقبول اور غیر مفسر، غیر مبین السبب غیر مقبول ومردود ہے۔ مثلاً لایقبل الجرح الامبین السبب۔۔۔ لایقبل الجرح الامفسرا۔۔

دیکھے (مقدمہ ابن الصلاح ص 51، الکفایہ فی علم الروایہ للخطیب ص 108، وتقریب للنووی 258/1، مقدمہ مسلم للنووی ص 25، المنار للنسفی ص 192، الباعث لابن الحثیث لابن کثیر ص 46، وتدریب الراوی ص 258، الرفع والتکمیل للکھنوی ص 100، وقواعد فی علوم الحدیث ص 16،

3۔ جو جرح حسد غضب ذاتی رنجش معاصرت منافرت عداوت اوراختلاف مذہبی یعنی مذہبی تعصب پر مبنی ہو وہ مردود غیر مقبول ہے۔ مثلاً

ا۔ الجرح اذا اصدر من تعصب او عداوۃ او منافرۃ او نحو ذلک فھو جرح مردود ولا یومن بہ الا المطرود

۲۔ وکلام الاقران بعضھم فی بعض لا یعبا بہ لا سیما اذا لاح لائے انہ لعداوۃ اولمذہب او لحسو مأینجو منہ الا من عصم اللہ الخ [الرفع والتکمیل للکھنوی ص409، ومیزان الاعتدال للذھبی 138/1، 321,333/2,81/3,461,469/3,278/4، جامع البیان العلم لابن عبدالبر 186,187,198,199,200/1، وھدی الساری لابن حجر ص550، وتہذیب لابن حجرؒ 145/3، وقاعدۃ الجرح والتعدیل ص416، وطبقات الشافعیہ للسبکی 188/1، قواعد فی علوم الحدیث للعثمانی ص197]

۴۔ جس امام کی امامت عدالت، مشہور و متواتر ہو اس پر جرح مفسر بھی مردود و غیر مقبول ہے۔ مثلاً

ا۔ من ثبتت عدالتہ لم یقبل فیہ الجرح وما تسقط عدالتہ بالظن

۲۔ والصحیح فی ھذا الباب ان من صحت عدالتہ وثبتت فی العلم امانتہ وبانت ثقتہ وغایتہً بالعلم لم یلتفت فیہ الی قول احد۔ دیکھئے [ھدی الساری لابن حجرؒ وجامع البیان العلم لابن عبدالبر 186/2، وغیرہ الرفع والتکمیل للکھنویؒ وقواعد فی علوم الحدیث ص 176،397]

۵۔ اہل السنۃ والجماعۃ والحنفیہ کے مخالفین کی جرح، قدح اختلاف مذہبی تعصب مذہبی، عدوات وغیرہ پر منبی ہو تو مردود غیر مقبول ہے۔ مثلا

۱۔امام زفر بن ھزیل الحنفی البصریؒ و ۱۱۰ھ م ۱۵۸ھ جوالفقیہ المجتھد الربانی ثقہ مامون ہے [سیر اعلام النبلاء للذھبی ص 297,298،فرماتے ہیں کہ لاتلتفتو االی کلام المخالفین ۔مخالفین کے کلام کی طرف تم توجہ ہی نہ کرو ۔دیکھے کشف الاستار للبخاری المظلوم ومناقب موفق مکی 83/1،مناقب کردری]

۲۔امام ابن معین الحنفیؒ و ۱۵۸ھ م ۲۳۳ھ جوالامام انفردسید الحفاظ الامام الحافظ الجھبذ شیخ المحدثین الحافظ احد الاعلام وحجۃ الاسلام ہیں [تذکرۃ الحفاظ 14/2،سیر اعلام النبلاء 44/8،والعبر للذھبی 206/1] نے فرمایا کہ اصحابنا(ای اصحاب الحدیث) یفرطون فی ابی حنیفۃ واصحابہ الخ

ہمارے محدثین کرام ابوحنیفہ اوران کے اصحاب کے بارے(جرح) میں حد سے تجاوز کرتے ہیں۔دیکھے [جامع بیان العلم لابن عبدالبر 182/2]

۳۔امام ابن عبدالبر المالکی و ۳۶۸ھ م ۴۶۳ھ جوامام شیخ اسلام حافظ المغرب الامام العلامہ شیخ الاعلام،احد الائمۃ الاعلام کان اماماً دینا ثقہ متقناً علامۃ متبحرا صاحب السنۃ واتباع ہے۔دیکھے [تذکرۃ الحفاظ 217،سیر اعلام النبلاء 353,354/11،

نے فرمایا کہ واما سائراہل الحدیث فھم کالاعدالابی حنیفہ واصحابہ۔ابن معین کے علاوہ باقی محدثین ابوحنیفہ اوران کے اصحاب کے دشمنوں کی طرح ہیں دیکھے [الانتقاء لابن عبدالبر 331]

کیا مقلدین عمل خلفائے راشدین کے مخالف ہیں (مولانا ابوالحسن صاحب مدظلہ)

ماہنامہ الحدیث کے شمارہ نمبر 53 میں مجتہد آل حدیث جناب زبیر علی زئی کا مضمون رسول اللہ ﷺ کی سنت اور خلفائے راشدین کے نام سے چھپا۔ جس میں عادت سے مجبور مجتہد صاحب نے شرمناک جھوٹ بولتے ہوئے مقلدین پر یہ الزام عائد کیا کہ یہ خلفائے راشدین کے عمل سے منحرف ہیں۔ چنانچہ الحدیث شمارہ 9/53 پر لکھتے ہیں'' اس مناسبت سے خلفائے راشدین کے گیارہ حوالے پیش خدمت ہیں۔ جن میں آل تقلید نے خلفائے راشدین کی صریح مخالفت کی ہے۔ ص 9 پر نمبر وار گیارہ حوالے نقل کئے ہیں۔ ارباب انصاف اس گامن سچار جناب علی زئی صاحب کی فریب کاری ملاحظہ فرمائیں۔

ا۔ سیدنا عمرؓ نے لکھا کہ ظہر کا وقت ایک ذراع سایہ ہونے سے لے کر آدمی کے برابر سایہ ہونے تک ہے (الاوسط فی المنذر)

الجواب: اگرچہ مجتہد آل حدیث نے اپنی رائے سے اس اثر کا مطلب تراشا اور حضرت عمرؓ پر جھوٹ بولا کہ ان کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ عصر کا وقت آدمی کے برابر سایہ ہونے پر شروع ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اس پورے اثر میں وقت عصر کی صراحت بالکل موجود نہیں۔ اس کے باوجود زبیر علی زئی کا یہ جھوٹ ہے کہ آل تقلید اس روایت پر عمل نہیں کرتے حالانکہ امام شافعی، امام احمد بن حنبلؒ، امام اسحاقؒ وغیرہ کا عمل اس علی زئی کے بیان کردہ مطلب کے مطابق ہے۔ امام ترمذیؒ نے باب ماجاء فی تعجیل العصر میں عبداللہ ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام اسحاقؒ کا مذہب تعجیل عصر لکھا ہے [ترمذی 138/1]

حرمین شریفین میں آج تک عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ایسے وقت میں ادا کی جاتی ہے جب کہ سایہ آدمی کے برابر ہو جاتا ہے تو کیا علی زئی ثابت کر سکتا ہے کہ ائمہ حرمین تقلید کو شرک قرار دیتے ہیں اور یہ کہ امام احمد بن حنبلؒ کی تقلید ان کے نزدیک حرام ہے

۲۔ سیدنا عمرؓ نے سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ کو حکم دیا کہ صبح کی نماز پڑھو اور ستارے گھنے ہوں

[الاوسط لابن المنذر]

الجواب: یہ مجتہد آل حدیث کا ایسا بھاری جھوٹ ہے جس میں جہالت و دھوکہ کی آدھ و آدھ ملاوٹ بھی ہے۔ خوف خدا سے عاری اور خود اپنی قوم کا دشمن آل تقلید کا تنز کر کے یہ الزام لگاتا ہے۔ حالانکہ امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام اسحٰق وغیرہ اس روایت میں بیان کردہ وقت پر نماز فجر کو ادا کرنا افضل قرار دیتے ہیں۔ اپنے ساتھ قوم اور ان پڑھوں کی عافیت برباد کرنے والے مجتہد باوا کو ذرا آنکھیں کھول کر ترمذی کا باب ماجاء فی التغلیس بالفجر پڑھنا چاہیے۔ مذکورہ مجتہدین کا مذہب اندھیرے میں پڑھنے کو افضل قرار دیتا لکھا ہوا ہے [ترمذی ابواب الصلوۃ باب ماجاء فی التغلیس بالفجر 136/1]

۳۔ حضرت علیؓ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔

الجواب: ایک قسم کی جرابیں وہ ہیں جو موزہ کی مانند ہیں۔ ان کا حکم بالاتفاق وہی ہے جو موزہ کا ہے۔ دوسری قسم پتلی جرابوں کی ہے جو موزہ کی طرح نہیں ان پر مسح جائز نہیں۔ زبیر علی زئی باوا مجتہد نے اس اثر سے جو جرابوں پر مسح کا حکم بیان کیا ہے کیا وہ موزوں کی مانند جرابیں تھیں یا سادہ پتلی جرابیں؟ کیا اس اثر میں یہ وضاحت کہیں موجود ہے کہ وہ پتلی جرابیں ہی تھیں۔ اگر یہ صراحت باوا مجتہد دکھا دے تو یقیناً ہم مان لیں گے کہ باوا حضور اس مسئلہ میں متبع سنت ہے۔ لیکن اگر نہ دکھا سکے اور دکھا بھی نہیں سکتے تو

پھر یہ ان کی اپنی رائے ہے جسے انہوں نے حدیث کا درجہ دیا ہے۔دیانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ آل حدیث زبیر علی زئی پر بھی وہی فتوی صادر فرمائیں جو وہ اہل الرائے پر لگایا کرتے ہیں۔

۴۔سیدنا عمرؓ نے فرمایا جس نے سجدہ تلاوت کیا اس نے صحیح کیا اور جس نے سجدہ تلاوت نہ کیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔اور عمرؓ نے سجدہ نہیں کیا [بخاری]

الجواب:امام شافعیؒ ،امام احمدؒ ،اور ایک قول کے مطابق امام مالکؒ کے نزدیک سجدہ تلاوت سنت ہے [المسائل والدلائل ص 368] اندازہ فرمایئے مقلدین میں سے شافعی و حنبلی اسی مذکورہ اثر کے مطابق عمل کرتے ہیں مگر اس کے باوجود باوا حضور کا فرمان عالی شان یہی ہے کہ آل تقلید سجدہ تلاوت کے باب میں حضرت عمرؓ کے اس ارشاد پر عمل نہیں کرتے۔یہ ہیں گامن سچار کی گوہر فشانیاں

۵۔سیدنا علیؓ نے فرمایا وتر نماز کی طرح حتمی (واجب اور ضروری نہیں ہے) لیکن وہ سنت ہے پس اسے نہ چھوڑو [مسند احمد]

الجواب:وتر ائمہ ثلاثہ (امام شافعیؒ ،امام احمدؒ،امام مالکؒ) اور صاحبینؒ کے نزدیک سنت ہیں [المسائل والدلائل ص 321] لہذا مقلدین کی اکثریت اس اثر پر عمل پیرا ہے۔

لیکن ناس ہو تعصب کا جس کو یہ مرض لگ جاتا ہے اس کی عقل پر پردے ڈال کر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کر دیتا ہے۔ورنہ آپ خود ہی بتائیں جھوٹ کہ جس کے بولنے والے پر خود اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اسے کون اپنی عادت بنا سکتا ہے۔یہ تو زئی صاحب کا جگرا ہے جو جان بوجھ کر جھوٹ پر جھوٹ بولے جا رہے ہیں گویا تعصب کی آگ نے جہنم کی آگ کی فکر ہی ختم کر ڈالی ہے (اعاذنا اللہ)

۶۔عبدالرحمٰن بن ابزیؒ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بسم اللہ جہراً (اونچی آواز سے) پڑھی [مصنف ابن ابی شیبہ]

الجواب: مقلدین میں سے امام شافعیؒ نماز میں جہراً بسم اللہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ چنانچہ امام ترمذیؒ نے بسم اللہ جہراً پڑھنے کے بارے میں فرمایا وبہ یقول الشافعیؒ اسماعیل بن حماد کہ (بسم اللہ جہراً پڑھنا جائز ہے) اور یہی قول ہے امام شافعیؒ، اسماعیل بن حماد وغیرہ کا (باب من رای الجہر بسم اللہ 160/1)

شوافع کا جہراً نماز میں بسم اللہ پڑھنا ناقابل انکار حقیقت ہے مگر اس کے برعکس مجتہد آل حدیث کا پکا پیڈا جھوٹ ہی ملاحظہ ہو، لکھتے ہیں ''کہ آل تقلید (نماز میں) کبھی اونچی آواز سے بسم اللہ نہیں پڑھتے [الحدیث 10/53] حالانکہ یہ مزید جھوٹ ہے کیونکہ حنفی قاری تراویح میں کبھی جہراً بسم اللہ پڑھتا ہے۔

۷۔سیدنا عمرؓ سے ایک تابعی نے قرات خلف الامام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اقراء بفاتحۃ الکتاب سورۃ فاتحہ پڑھ الخ۔[مستدرک للحاکم]

الجواب: قرات خلف الامام کے باب امام شافعیؒ وامام احمدؒ کا قول یہ ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنی چاہیے۔امام ترمذیؒ نے امام کے پیچھے قرات کو جائز بتانے والوں کے بارے میں فرمایا وھوقول مالک ابن انسؒ وابن المبارکؒ والشافعیؒ واحمدؒ واسحاقؒ یرون القراۃ خلف الام۔کہ امام مالک بن انس، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور اسحاقؒ امام کے پیچھے قرات کو جائز بتاتے ہیں[ترمذی 178/1]

۹۔سیدنا علیؓ نے فرمایا جو عورت ولی کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے [السنن الکبریٰ]

الجواب: امام ترمذیؒ اس مسئلہ کو (کے ولی کی اجازت نہ ہوتو عورت کا نکاح باطل ہے) لکھنے کے بعد فرماتے ہیں وبھذا یقول سفیان ثوری والاوزاعی ومالک وعبد اللہ ابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق (ترمذی ابواب النکاح باب ماجاء لا نکاح الا بولی 336/1] معلوم ہوا کہ شوافع وحنبلی حضرات کا مذہب اس مذکورہ اثر کے مطابق ہے۔

۱۰۔ سیدنا عثمانؓ نے صرف ایک وتر پڑھا اور فرمایا ھی وتری یہ میرا وتر ہے۔ [السنن الکبری]

الجواب: مقلدین میں سے امام شافعیؒ وغیرہ ایک وتر کو جائز بتاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو [ترمذی باب ماجاء فی الوتر برکعۃ 217/1]

۱۱۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نماز میں رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں جگہ رفع یدین کرتے تھے [السنن الکبری]

مقلدین میں سے شافعی حنبلی حضرات کا عمل اسی اثر کے مطابق ہے۔ دیکھئے [ترمذی باب رفع الیدین عند الرکوع 163/1]

الجواب: محترم قارئین کرام! مجتہد آل حدیث، مجتہد آل محمد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گیارہ مثالوں میں ہر مثال کے ساتھ کم از کم ایک جھوٹ ضرور ہی لکھا ہے۔ آل تقلید کا تنزکر کے چند اپنے جیسوں کو خوش کرنے کے لئے ایسے پھکڑ تولے کہ سچائی کا سر شرم سے جھکا دیا گیا۔ کیا ہم یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا شافعی حنبلی مالکی حضرات تقلید کو شرک بتاتے ہیں۔ ذرا وضاحت فرمائیں کہ کس شافعی نے امام شافعی کی تقلید کو یا حنبلی نے ابن حنبل اور مالکی نے امام مالک کی تقلید کو حرام اور شرک قرار دیا ہے۔ اگر نہیں تو آنجناب نے اتنے سارے جھوٹ بول کر کتنا ثواب کمایا ہے۔ ذرا یہ تو فرمائیے کہ کس

قرآنی آیت یا حدیث رسول ﷺ اور یا پھر اجماع ثابت سے آپ نے مقلدین کے خلاف جھوٹ بولنے کا کار ثواب اور حصول جنت کا ذریعہ سنبھالا ہے۔ کچھ تو بولو! کیا ہوا خاموش کیوں ہو۔

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا میں تخصص فی التحقیق والدعوۃ کی افتتاحی تقریب (ادارہ)

۱۴شوال المکرّم ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۸ء بروز بدھ صبح ۱۱:۳۰ نئے سال کے لئے شعبہ تخصص کی کلاس کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں بطور خاص امام الصرف والنحو جامع المعقول والمنقول ، راس الاتقیاء حضرت اقدس مولانا محمد حسن صاحب استاذ الحدیث جامعہ مدینہ جدید لاہور تشریف لائے ۔اس رقت آمیز وروح پرور تقریب میں سال نو کے شرکاء تخصص کے علاوہ ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان وسرپرست مرکز اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷جنوبی سرگودھا حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب ، یادگار اسلاف ، استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالجبار چوکیرہ ، محقق العصر استاذ العلماء مناظر اسلام حضرت مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی اور مقامی علماء ومعززین علاقہ نے شرکت فرمائی ۔افتتاحی کلمات حضرت ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان نے ارشاد فرمائے اور حضرت اقدس مولانا محمد حسن صاحب کی تشریف آوری پر انکا شکریہ ادا کیا۔تقریباً ۱۲:۳۰ پر حضرت مولانا حسن صاحب کا بیان شروع ہوا جس میں حضرت نے انتہائی قیمتی نصیحتوں سے طلباء کرام اور حاضرین کونوازا ۔حضرت کے ارشادات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔دین کی نسبت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے جس کی برکت سے جنت جیسے عظیم الشان اور نہ ختم ہونے والی دولت نصیب ہوگی جب کہ اس نسبت سے محروم جہنم سے کبھی نجات نہ پا سکے گا اگر چہ وہ پوری روئے زمین کے بقدر سونا اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرڈالے ۔اوراس کے عوض وہ جہنم سے نجات چاہے۔

۲۔اس نسبت کی حفاظت نیک اعمال اور اچھی صحبت سے ممکن ہے جیسے چراغ کے

اردگرد ہوا سے بچاؤ کے لئے کوئی نہ کوئی آڑ نہ بنائی جائے تو وہ چراغ بجھ جاتا ہے ایسے ہی ایمان کا چراغ اچھی صحبت اور نیک اعمال کے حفاظتی شیشے اور چمنی سے روشن رہے گا۔

۳۔علماء کرام عوام کے ایمان واعمال کے محافظ ہیں۔فتنوں کی آندھیاں جب لوگوں کے ایمان کو یا اعمال کو برباد کرنے لگتی ہیں تو علماء حصار بن کر ان آندھیوں کے رخ موڑتے ہیں۔اور چراغ ایمان کو بجھنے سے بچاتے رہتے ہیں۔

۴۔اس مشکل کام کو کرنے کے لئے سب سے پہلے اپنی اصلاح ضروری ہے جو کسی اللہ والے کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور ان کی رہنمائی واطاعت میں محنت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

۵۔اپنے اکابر پر بھرپور اعتماد اور کسی اللہ والے کی رہنمائی کے بغیر کامیابی حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ہمارے اکابر نے فتنوں کے مقابلے میں اپنی زندگیاں صرف کی ہیں

۔

۶۔قدم قدم پر اپنے بڑوں سے پوچھنے اور رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔نفس انسان کو دھوکہ دیتا اور خواہشات کے پیچھے لگا کر اسے حق والے راستے سے بہکاتا رہتا ہے۔اپنی ذات پر اعتماد کرنے کے بجائے بڑوں پر اعتماد رکھے۔ہمارے بڑوں کا جنتی ہونا الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر واضح کردیا ہے۔

۷۔دین ادب سے آتا ہے کبھی بے ادبی کا رویہ ہرگز نہ اختیار کریں ورنہ اللہ تعالیٰ دین کی نعمت سے محروم کردے گا۔

۸۔بحث مباحثہ کے دوران کسی مخالف کو حقارت کی نظر سے مت دیکھیں۔ممکن ہے اللہ

تعالیٰ اسے ہدایت کی نعمت سے مالا مال کر دے اور وہ دین کے لئے ہم سے بہت زیادہ فائدہ مند ثابت ہو۔

آخر میں حضرت استاذ العلماء مولانا عبدالجبار صاحب کی دعا سے تقریب کا اختتام ہوا۔

رازکی باتیں (مولانا عمران سلفی)

فرقہ واریت کا حل

ٹن۔۔۔ٹن۔۔۔ٹن۔۔۔نعیم کے گھر گھنٹی کا شور بلند ہوا اور اگلے ہی لمحے نعیم تیزی سے دروازے پر پہنچا

نعیم: (دروازہ کھول کر) اوہو! ڈاکٹر اختر صاحب: آئیں بیٹھک میں تشریف لائیں۔

اختر: تھینک یو۔۔۔بھائی نعیم صاحب! مجھے جلدی بھی ہے اور آپ سے ضروری کام بھی۔

نعیم: حوصلہ تو کرو۔۔۔اتنی کیا جلدی ہوگئی ہے۔

اختر: بلاتمہید بات دراصل یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہے امت مسلمہ شدید اختلافات کا شکار ہوچکی ہے جس کی وجہ سے عوام بہت تنگ ہوچکی ہے ویسے بھی آپ جانتے ہیں کہ اہل حدیث ہیں لیکن اندر کی بات یہ ہے کہ خود ہمارے علماء میں بھی اتنا اختلاف ہے کہ اللہ بچائے اور خصوصاً آپ کے قافلہ حق میں مولانا رب نواز سلفی صاحب کا مضمون دیکھا تو اور حیران ہوا کہ ہمارا آپس میں اتنا اختلاف؟ کوئی کچھ فتویٰ دے رہا ہے اور کوئی کچھ۔اس لئے امن کمیٹی کے صدر جناب الطاف صاحب نے انتہائی سنجیدہ اور دیانتدارانہ فیصلہ کیا کہ سب علماء کو جمع کر کے ان روزانہ کے جھگڑوں اور اختلاف کا حل نکالا جائے پھر جس پر اتفاق ہو ہم سب اس پر عمل کریں تو اگلے ہفتے اس میں آپ کی شرکت بھی لازمی ہے۔

نعیم: (مسکرا کر) ٹھیک ہے۔ بہت اچھا فیصلہ ہے۔ضرور شرکت کروں گا۔

(مقررہ وقت پر اجلاس کے تمام شرکاء حاضر ہوئے اور اجلاس کی کاروائی شروع ہوگئی)

الطاف: محترم علماء کرام! اجلاس کا ایجنڈہ پہلے بتایا جاچکا ہے۔اب ہر ایک سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی رائے کا اظہار کرے۔یقیناً علماء کرام و مجتھدین کا اختلاف شروع سے چلا آرہا ہے اور چلتا رہے گا لیکن عام پبلک کا اختلاف جھگڑے افساد کا باعث بن جاتا ہے بلکہ بعض لوگ اس کے نتیجے دینِ اسلام سے بدظن ہوجاتے ہیں۔تو کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ وہ اتفاق شریعتِ اسلامی پر عمل کر سکیں ۔ہاں بھائی عامر! پہلے آپ اپنی رائے بتائیں۔

عامر: میرے ذہن میں ان جھگڑوں کے حل کا ایک بہترین فارمولہ آیا ہے وہ یہ کہ ان کو صرف قرآن وحدیث پر عمل کرنے کا پابند بنایا جائے۔

حاضرین:۔وہ کس طرح؟

عامر:۔وہ اس طرح کہ قرآن کے ترجمے موجود ہیں اور حدیث کی بھی مشہور کتابوں جیسے صحاح ستہ کے ترجمے موجود ہیں۔تو بس ہر آدمی اپنے پاس ترجمے رکھ لے اور اپنا پیش آمدہ مسئلہ خود ہی دیکھ لے اور عمل کرے۔

حاضرین:۔واہ واہ۔شاباش کتنا اچھا حل نکال دیا ہے۔

الطاف۔حاضرین! اگر اس تجویز پر کسی نے تبصرہ کرنا ہو تو کھل کر کرلے۔

نعیم:۔حاضرین! بظاہر اس کا تجویز عنوان اگرچہ خوبصورت ہے۔لیکن ہم چونکہ سنجیدہ ہوکر بیٹھے ہیں اس لئے سنجیدگی اور ٹھنڈے دل سے غور کریں تو اس میں کئی خرابیاں اور نقصانات ہیں۔

کاشف:۔آج کل تو ویسے سردیاں ہیں۔امید ہے سب کے دل ٹھنڈے ہی ہوں گے
۔

حاضرین:۔(حیران ہوکر)اس طریقہ کار میں کون سی خرابیاں ہیں۔

نعیم:۔وہ یہ کہ (۱)ہر آدمی اردو خواں نہیں ہے تو یہ طریقہ ان کے لئے مفید نہیں (۲) آج کل غربت کا یہ عالم یہ ہے کہ بعض بھائیوں کے لئے دو وقت کی روٹی مشکل ہوجاتی ہے تو ان کے لئے یہ طریقہ تکلیف مالا یطاق ہے ۔(۳)اگر کوئی گنجائش نکال کے کتابیں لے بھی لے تو ہر آدمی کے پاس نہ اتنا وقت ہوتا ہے نہ صلاحیت کہ اپنا ہر پیش آمدہ مسئلہ خود تلاش کرے۔آخر اللہ نے بھی اس چیز کی رعایت کی ہے اور ایک طائفہ یعنی ایک جماعت کو دین سیکھنے کا حکم دیا ہے سب کو نہیں (۴) پھر صحاح ستہ میں بہت سی احادیث ایسی ہیں جو آپس میں ٹکراتی ہیں مثلاً صلوۃ کسوف کی ہر رکعت میں کتنے رکوع ہیں اس بارے میں مختلف حدیثیں ہیں۔اس طرح جس عورت کو بیماری کا خون آئے اس کا کیا حکم ہے۔اس بارے میں مختلف حدیثیں ہیں بلکہ خود مشہور مسائل مثلا رفع یدین ،قرات خلف الامام ،آمین وغیرہ کے بارے میں بھی صحاح ستہ میں مختلف حدیثیں ہیں۔اب ضروری تو نہیں کہ سارے ایک ہی حدیث کو نہیں بلکہ کچھ لوگ ایک حدیث کو لیں اور کچھ اس کے برعکس دوسری کو۔بات پھر وہی اختلاف کی آجائے گی۔(۵)یقیناً صحاح ستہ میں بلکہ بخاری مسلم میں بعض حدیثیں ایسی ہیں جن پر ہم دونوں فریق عمل نہیں کرتے ۔مثلا جوتے پہن کر نماز پڑھنا ،بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنا،منبر پر نماز پڑھنا،عورت کا بالغ آدمی کو دودھ پلانا وغیرہ،تو اب عام پبلک کو کیسے پتہ چلے گا کہ ان پر عمل کرنا ہے اور ان پر عمل نہیں کرنا کیونکہ صحاح ستہ میں ہر حدیث

کے ساتھ یہ تو نہیں لکھا ہوتا کہ اس پر عمل کرنا ہے یا نہیں؟

(٦) یقیناً بہت سے مسائل ایسے ہیں جو صحاح ستہ میں نہیں ملتے مثلاً سینہ میں ہوگی۔اس لئے آپ سب اس پر مزید غو پر ہاتھ باندھنا، عیدین کے دن غسل کرنا، ولادت والے خون کی وجہ سے عورت پر غسل کا واجب ہونا۔

حاضرین:۔(سر ہلا کے) بات تو آپ کی سوفی صد ٹھیک ہے۔

الطاف:۔حاضرین! ٹائم کافی ہو گیا ہے۔اجلاس کی بقیہ کاروائی اگلی مجلسر کریں۔

ملفوظات اوکاڑوی مولانا محمد اللہ دتہ بہاولپوریؔ

٦١۔ارشاد فرمایا کہ ہدایت کے دو اصول ہیں (١) اجتہاد (٢) تقلید۔یا تو خود دین سے پوری واقفیت ہو یا پھر جن کو واقفیت ہے۔بدعت کہتے ہیں غیر دین کو دین سمجھ لینا (تریاق اکبر ص 254)

٦٢۔ارشاد فرمایا کہ تمام باطل فرقوں کی ماں غیر مقلدیت ہے۔ہر باطل پرست پہلے تقلید چھوڑتا ہے پھر گمراہ ہوتا ہے اگر تقلید نہ چھوڑے تو کبھی گمراہ نہ ہو، پس جیسے شراب ام الخبائث ہے۔غیر مقلدیت ام الفتن ہے۔(الخیر نمبر ص 181)

٦٣۔ارشاد فرمایا کہ غیر مقلدین کا اپنا کوئی مذہب نہیں انگریز کے دور سے پہلے کی کوئی کتاب دیکھ لیں یا وہ مجتہد کی لکھی ہوئی ہوگی یا مقلد کی کسی غیر مقلد کا لکھا ہوا کچی جماعت کا ایک قاعدہ بھی نہیں ملتا۔انہوں نے ادھر ادھر سے دوسروں کے مسائل و دلائل چرا کر اپنا الگ مذہب بنا لیا ہے۔کچھ باتیں انہوں نے شوافع سے لیں۔کچھ احناف سے، کچھ مالکیوں سے، اور کچھ حنبلیوں سے لیں اور اس کا نام رکھ دیا۔مذہب اہل حدیث اور وہ بھی ملکہ وکٹوریہ کے دور میں بنا اس سے قبل ان کے الگ مذہب کا کہیں نشان نہیں ملتا (الخیر نمبر ص 180)

٦٤۔ارشاد فرمایا کہ غیر مقلدیت اور قادیانیت انگریز کے خود کاشتہ پودے ہیں (الخیر نمبر ص 525)

٦٥۔ارشاد فرمایا کہ کیا غیر مقلدین غور کریں گے کہ وہ حدیث کی خدمت کر رہے ہیں یا واقعتہً اُس

کی عظمت کو یکسر ختم کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ ایسے نادانوں سے حدیث کی حفاظت فرمائیں ۔(آمین)(الخیرنمبرص526)

٦٦۔ارشادفرمایا کہ جن کواتباع کرنی ہووہ سلف کی اتباع کرے۔

٦٧۔ارشادفرمایا کہ تم لوگوں کے سوالات کے جواب دومگرایک دوسوال اپنے بھی ان کودو۔ یہ بھی ضروری ہے۔(الخیرنمبرص525)

٦٨۔ارشادفرمایا کہ بڑے ہی شرم کی بات ہے کہ غیر مقلدین امام بخاریؒ،امام مسلمؒ،اورعلامہ ابن حجرؒ وغیرہ کو مقلد ہونے کی حیثیت سے مشرک بھی سمجھتے ہیں پھرانہی کی مرتب کردہ احادیث وروایات پراعتماد کرکے خودکوعامل باالحدیث اورموحدبھی ہیں(الخیرنمبرص525)

٦٩۔ارشادفرمایا کہ جوغیر مقلدین چاروں اماموں کے خلاف بدگمانیاں پھیلاتے اور بدزبانیاں کرتے ہیں وہ یقیناً اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہیں۔(الخیرنمبرص526)

٧٠۔ارشادفرمایا کہ میں نے بار بار یہ چیلنج کیا کہ حضرت پاکﷺ کی ایک ہی حدیث پیش کرو جس میں حضرت پاکﷺ نے فرمایاہو کہ میری امت میں ایک فرقہ ہوگا جواجماع امت کا منکر ہو گا ،فقہ کا انکار کرے گا ،قیاس شرعی کونہیں مانے گا۔میری امت کے مجتہدین کو شیطان کہے گا اور مقلدین کومشرک کہے گا ،اس کا نام اہل حدیث ہوگا ،ایسی حدیث ہے تو ہمیں بھی لکھ کر دے دو تا کہ ہمیں بھی پتہ تو چلے۔(الخیرنمبرص531)

ربیع الاول میں رحمت عالم ﷺ کی تشریف آوری

(مولانا ابوالحسن صاحب مدظلہ)

آج سے کوئی 1437 سال قبل کی بات ہے جب عالم دنیا پوری طرح جہالت کی اندھیر نگری میں غرقاب ہوچکی تھی ۔عزت وآبرو کے قاتل امن عالم کے دشمن اورانسانیت کے قاتل نظام عالم کو برباد کرچکے تھے۔سر بازار صنف نازک کی بے کسی کا تماشہ دیکھا جارہا تھا۔نہ جان محفوظ تھی اور نہ مال ۔اولادکوتو خود اپنے ہاتھوں سے زندہ درگور کیا جارہا تھا۔شاید ہی کوئی ظلم بچا ہو جواس زمانہ جہالت کی یادگار نہ ہو۔ بربریت کی تاریک رات نے جب پوری طرح سے جہاں عالم کو اپنی سیاہی میں چھپا لیا تو خالق کائنات نے اس تاریک رات میں ہدایت کے آفتاب ومہتاب کو گناھوں کی سیاہی دھونے کے لئے مبعوث کرنے کا ارادہ فرمالیا۔چنانچہ ۲۲ اپریل ۵۷۱ء ربیع الاول کامہینہ اور پیر والے دن رات ڈھل رہی تھی اور صبح صادق کی روشنی دھیرے دھیرے شب تاریک پراپنا غلبہ جمارہی تھی کہ عبدالمطلب کی بہو عبداللہ کی اہلیہ کے بطن سے رحمت عالم ﷺ عالم فنا میں جلوہ افروز ہوئے ۔[رحمت للعالمین ص 40 جدید، سیرت المصطفی 51/1،ملفوظات احمد رضا خان ہندی ص 252،]

پھر کیا تھا شام کے محلات لرزہ براندم ہوگئے ۔آتش مجوس بے نام ہوگئی۔صنم خانوں میں کہرام برپا ہوگیا۔ظالم حکام کے کان کھڑے ہوگئے ۔انسانیت نے سکھ کا سانس لیا۔زندہ درگور ہونے والیوں نے زندگی کا پروانہ حاصل کیا۔غریب امیر کے امتیازات تاراج ہوئے ۔حسب ونسب کا بت منہ کے بل گرا۔حرام خوری کے

دروازے بند ہوئے۔عزتوں کی پامالی انسانیت پر ظلم،غریبوں کے حقوق پر ڈاکہ زنی کا سدباب ہوا۔الغرض معاشرتی برائیوں کا انسداد کر کے مساوات ورواداری ، پیار ومحبت وحسن سلوک اور ایثار و ہمدردی کا دور شروع ہوا۔آفتاب ہدایت کے طلوع سے قبل جس طرح زمین ظلم وبربریت سے لبریز ہو چکی تھی ۔رحمت عالمﷺ کی تشریف آوری کے بعد اس سے بڑھ کر امن وآشتی کا مرکز بنی۔نوک قلم میں اتنی سکت کہاں جو وہ اس محسن اعظمﷺ کے احسانات کا احاطہ کر سکے۔کہنے والوں کی بے بسی کا تماشہ صدیوں سے یہ طلوع وغروب کے سلسلوں میں جکڑ کر رہا ہے۔جس نے ہی اس محبوب ﷺ کا ذکر چھیڑا۔بس اس کی اخیر یہ کہہ کر ہوئی

لایمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا تو ئی قصہ مختصر

ربیع الاول اور اہل اسلام:

صدیوں سے ربیع الاول آتا اور اپنے اوقات شمار کر کے لوٹ جاتا ہے۔اس ماہ مبارک سے کس نے کیا پایا اور کیا کھویا۔دراصل یہ فکری پہلو ہے جس پر بہت کم غور کیا جاتا ہے۔حالانکہ یہی پہلو زیادہ تر غور کرنے کے لائق ہے۔یہ مبارک بہار دراصل ملت اسلامیہ کو اپنے محبوبﷺ کے نقوش حیات پر قائم ہو جانے اور پیغام ہدایت کو عالم فانی کے ہر کونے تک پہنچانے کی دعوت دیتے ہوئے ہمارے پاس سے گزر جاتی ہے۔بہت ہی کم لوگ اس حقیقی پیغام کو گوش باہوش سن سکے اور اکثریت ان حضرات کی ہے جو اس حقیقی پیغام کے بجائے ایسے نامناسب کاموں کی دعوت دیتے ہیں جو سراسر مزاج اسلام کے خلاف ہیں۔مقام غور ہے کہ محبوب کبریاﷺ کے حقیقی محبؓ اور عاشق صادق وہ یار غار ہیں جو خلیفہ اول قرار پائے۔ان کی حیات میں رحمت

عالم ﷺ کے دار فانی سے انتقال کے بعد دو دفعہ ربیع الاول کا مہینہ آیا۔انہوں نے ۱۱ لاکھ مربع میل تک اپنے محبوب کا پیغام پھیلایا۔ پھر ان کے بعد فاروق اعظمؓ کی حیات میں دس مرتبہ یہ مہینہ آیا۔انہوں نے اسلام کا جھنڈا گیارہ لاکھ مربع میل کی سرحدوں سے لے کر ۲۲ لاکھ مربع میل تک لہرا دیا۔ پھر ان کے بعد حضرت عثمانؓ کی حیات وخلافت میں بارہ مرتبہ یہ ماہ مبارک آیا تو انہوں نے ۲۲ لاکھ مربع میل سے لے کر چوالیس ۴۴ لاکھ مربع میل تک اسلام کو وسیع کر دیا۔حیدر کرار کے زمانہ خلافت میں ۵ مرتبہ یہ مہینہ آیا تو انہوں نے پیغام حق پھیلانے میں پوری ہمت کو صرف کرتے ہوئے جام شہادت لبوں سے لگایا۔(ماخوذ از خلفائے راشدین للشیخ علامہ خالد محمود)

ان نفوس قدسیہ سمیت خیر کے زمانہ میں ایسے تمام حضرات کی سیرت ہمارے سامنے ہے نہ تو انہوں نے محبت وعشق کے نام پر نئے نئے طریقے رائج کئے اور نہ ہی حقیقی پیغام کو جاننے، سمجھنے اور پھیلانے کے سوا کوئی دوسرا طرز حیات اختیار کیا حالانکہ ان کی محبت وعشق بلا شک وشبہ مسلم ہے۔

دور حاضر کا ربیع الاول:

جب کہ ان عشاق رسول ﷺ کی طرز فکر کے برعکس عشق ومحبت کے نام پر بہت سارے طریقے ایجاد کر لیے گئے ہیں۔ جو بالکل نامناسب ہیں۔ بلکہ بعض ایسے طریقے بھی عاقبت سے عاری لوگوں نے گھڑ لئے ہیں کہ ان کی موجودگی میں ایمان واسلام ہی جاتا رہتا ہے۔ہم یہاں صرف دو امور کی طرف اہلیان وطن کی توجہ مبذول کروانا چاہیں گے جس کی موجودگی میں خطرہ ہے کہ ایمان سے ہاتھ دھونے پڑ جائیں

۱۔ بارہ ربیع الاول کا جلوس کہ جیسے آج کل بعض لوگوں نے عید کا نام تک دینا شروع کر

دیا ہے، قطع نظر اس کے کہ جلوس میں مردوں عورتوں کا بھنگڑا ڈالنا اور ناچنا گانے اور طرح طرح کے غلط باتوں کی طرف ہم توجہ دیں۔ ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ جلوس کس بنیاد پر نکالا جاتا ہے۔ عام طور پر سادہ اوران پڑھ لوگوں کو میلا دپیغمبر کی خوشی میں اس جلوس کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔ مگر حقیقت میں یہ وقت میلا د کا سرے سے ہی نہیں ہے۔ اول تو رحمت عالم ﷺ کی تاریخ ولادت کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بہت سارے حضرات نے رحمت عالم ﷺ کی ولادت ۹ ربیع الاول بتائی ہے۔ [رحمت للعالمین ﷺ جدید ص 40 از منصور پوری، مقالات کوثری ص 402،]

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کا قول:

خود بریلوی مکتبہ فکر کے مبتداء احمد رضاء خان بریلوی رحمت عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول کے قائل نہیں ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں ''اکثر محدثین اور مورخین کے نزدیک تاریخ ولادت ۸ ربیع الاول ہے۔ اسی پر اہل زتج نے اجماع کیا ہے۔ ابن حزم اور حمیدی نے اسی کو مختار کہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور جبیر بن مطعمؓ نے یہی روایت کیا ہے۔ از حوالہ مغلطائی۔ ذھبی نے تذ بیب التہذیب میں مزی کی اتباع میں اسی پر اعتماد کیا ہے۔ ربیع الاول کی ۸ تاریخ پیر کا دن تھا۔ [حاشیہ نطق الحلال بارخ ولادت حبیب والوصال ص 12]

یہ ننھا سا رسالہ احمد رضا خان بریلوی کا لکھا ہوا ہے جس کا حاشیہ مولانا جلال الدین قادری نے لکھا ہے۔ اس میں مزید وضاحت کے ساتھ ولادت باسعادت ۸ ربیع الاول قرار دی گئی ہے اور خان صاحب کسی کے لئے اعتماد کے لائق ہوں یا نہ ہوں بریلوی مکتبہ فکر میں وہ واجب الاطاعت شخصیت مانی جاتی ہے۔ لہذا رضا خانی کسی

اور کی نہ مانیں تو کم از کم اپنے پیشوا کی ہی مان لیں۔ جب یہ بات واضح ہوگئی تو اب بارہ ربیع الاول کے دن نکالا جانے والا ولادت کی خوشی کا جلوس تو نہ رہا۔ البتہ اس بارہ ربیع الاول کے دن محبوب کبیر یاﷺ کا صحابہ کا آنکھوں سے اوجھل ہو جانا اور فراق کا صدمہ دے جانا تقریباً فریقین کے نزدیک اتفاقی ہے۔

پھر اگر بریلوی مکتبِ فکر کے جلوس والے کرم فرما اپنی معاشی ضروریات یا کسی دوسرے سبب سے اپنے پیشوا جناب خان صاحب کی بات ہی نہ مانیں اور یہ اسرار کرتے چلے جائیں کہ نہیں جی بارہ ربیع الاول ولادت اور انتقال دونوں ہوئے ہیں تو پھر بھی اتنی بات متفق علیہ ہے کہ آپﷺ کی ولادت مبارک صبح صادق کے وقت ہوئی اور اسی پر بھی فریقین کے نزدیک اتفاق ہے کہ آپﷺ کا وصال مبارک چاشت کے وقت یعنی طلوع آفتاب کے بعد اور زوال سے کچھ پہلے ہوا۔ اب ہمارے انصاف پسند دوست خود فرمائیں کہ بارہ ربیع الاول کا یہ جلوس اگر واقعی ہی ولادت باسعادت کا ہے تو اس وقت ہونا چاہیے تھا جب آپﷺ پیدا ہوئے۔ عین اس وقت جب کہ آپ کی رحلت مبارک کا وقت ہے اور جس وقت آپ سے چودہ صدیاں اور کچھ سال قبل مدینہ منورہ میں صحابہ کرامؓ غم سے نڈھال ہو چکے تھے آنسوؤں کے گویا سیلاب بہہ رہے تھے۔ محبوبوں کی نظر میں روشن سورج بھی جیسے تاریک پڑ گیا تھا۔

آج اسی وقت میں شادیانے بجانے اور نعرے لگاتے ہوئے گلی کوچوں کا طواف کر رہے ہوتے ہیں تو عین وقت انتقال پر جلوس نکالنا خود ہی فرماؤ کیا پیغام سنا رہا ہے۔

ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر تم ہی کہو اے مسلمانو! مدینہ میں تو صدیوں قبل اسی دن عین اسی وقت محبوب کائناتﷺ بیٹی فاطمہ کو چھوڑ کر جا رہے تھے۔ سیدہ فرما رہی تھی

صبت علی الایام صرف لیالیھا اور تم ہو کہ گلی کوچوں میں خوشی کے شادیانے بجاتے پھرتے ہو۔اے کاش کوئی تو غور کرتا کہ مسلمان اپنے محبوب کے ساتھ کیا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے جس کو قبول کرنے والا دل دیا ہے وہ تو ضرور غور کرے گا۔اور جس نے ہماری صدا محض ضد کی وجہ سے نظر انداز کر دینی ہے اس کے لئے دفتروں کے دفتر بھی کسی کام کے نہیں ہیں ۔ربیع الاول کے دیگر ناروا امور کی طرح فضول اسراف اور ایمان سوز وہ تحریرات ہیں جو گلی کوچوں میں پھیلائی جاتی ہیں ۔جھنڈیاں چراغاں اور اس کے دیگر فضول اسراف کی جو بھر مار وطن عزیز میں دیکھنے کو ملتی ہے وہ کسی پر بھی مخفی نہیں ۔مگر خطرناک ترین وہ تحریرات ہیں جو ربیع الاول کے ماہ مبارک میں محبوبان رسول ﷺ کو مشق ستم بنانے کے لئے بینروں پر یا بڑی بڑی دیواروں پر لکھی جاتی ہیں ان میں یہ شعر فخریہ انداز میں نمایاں طور پر لکھا جاتا ہے

؎ہزاروں عیدیں تجھ پہ قربان اے ربیع الاول

سوائے ابلیس کے تجھ میں سب ہی تو خوشیاں منا رہے ہیں

بے چارے ان پڑھ لوگ تو اس شعر کو اپنی محبت اور عشق کی بڑی دلیل جانتے ہیں کہ واقعی ربیع الاول میں ابلیس ہی روئے گا باقی تو ہر کوئی خوش ہی ہو گا۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ گیارہ ہجری کا ربیع الاول نہیں تھا۔جب حضرت عمرؓ کی آنکھیں رو رو کر سوج چکی تھیں اور تلوار ہاتھ میں لے کر کھڑے اعلان کر رہے تھے مت کہنا کہ ہمارے محبوب ہم سے جدا ہو گئے ہیں ایسا بالکل نہیں ہو سکتا اور وہ حضرت بلالؓ ربیع الاول میں رونا بھول گیا جو فراق محبوب کا صدمہ نہ سہہ سکا اور بقیہ زندگی کے ایام میدان کارزار میں گزار دیئے ۔وہ مدینہ کی گلیوں میں برپا قیامت صغری کا منظر عشاق رسول ﷺ کی آہیں اور

غلامان رسول کی بہتی آنکھیں اور صدموں سے چور سچے محبوبوں کی جماعت اگر بھول گئی ہو تو ماضی کے دریچے میں 1419 سال قبل کے مدینہ کو ذرا جھانک لینا۔ اور پھر ایک طرف اس شعر اور ڈھول کی دھمال پر جلوس کے جھرمٹ میں ترنم کے ساتھ اس شعر کے پڑھنے والوں کو رکھنا اور پھر فیصلہ کرنا کہ کون کس کو ابلیس کہہ رہے ہیں۔ اے کاش صحابہؓ پر تبرا کی زبان دراز کرنے والے ان عافیت نا اندیشوں کو کوئی خبردار کرتا۔

مگر صد افسوس کہ محبوب ﷺ کی امت اور وارث بے آسراء ادھر سے ادھر دھکے کھا رہے ہیں۔ نہ کوئی راہنماء ہے اور نہ کوئی امیر ہے۔ مفادات کی دنیا کی میں ہر ایک کوئی ذات اور مفادات پیارے ہیں۔

مسئلہ قرات خلف الامام

(محمد عمران صفدر سابق غیر مقلد)

قرات خلف الامام کا مسئلہ ایک اختلافی مسئلہ ہے لیکن غیر مقلدین نے جن کا خاصہ ہی امت کی وحدت اور یک جہتی کو پارہ پارہ کرنا اور انتشار وافتراق کی متعفن فضاء پیدا کرنا ہے۔انہوں (غیر مقلدین) نے اس مسئلہ میں بھی دیگر فروعی مسائل کی طرح بے پناہ شدت اختیار کی ۔گویا ان ہی مسائل پر کفر واسلام کا مدار ہے ۔غیر مقلدین نے جمہور سلف وخلف کی نمازوں کے بطلان کا فتوی صادر کر کے ان کی نمازوں کو باطل ،کالعدم ،ناقص ،اور بے کار قرار دے دیا۔ان کے نزدیک یہی خدمت قرآن وحدیث ہے ۔اصل میں جب غیر مقلدین کو آئے روز اپنے جذبات نفس اور نفوس کی شرارتوں کے نکالنے کا موقع ملتا ہے تو وہ ان مسائل ونظریات کو جوامت میں تواتر عملی سے چلے آتے ہیں ان کو مشق ستم بناتے ہیں اور تحقیق جیسے پر کشش اوردلفریب نام پر تلبیس ،دجل ،فریب اور کذب بیانی کا نشانہ بنا کر اپنی ہوائے نفس کا اظہار کرتے رہتے ہیں ۔فتوی بازی میں ان کا ہر ایک فرد ایک نہ رکنے والی کمپیوٹرائزڈ مشین کی طرح ہے۔جس کو چلنے کے لئے بجلی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

ایک ایسا دنیادار آدمی جس کی وضع قطع غیر اسلامی اور دین سے اس کی نسبت صرف کلمہ کی حد تک ہوتی ہے اور وہ اسلام کی بنیادی چیزوں اور فرائض پر بھی عمل پیرا نہیں ہوتا اور محض ترجمے والی کتب سے چند احادیث دیکھ کر اپنے آپ کو شیخ الاسلام اور دین کا بلا شرکت غیرے ٹھیکے دار سمجھتا ہے ۔ایسا جاہل بھی امام اعظم ،سید الفقہاء

ابو حنیفہؒ التابعی الکوفی کی نماز کو غلط اور باطل قرار دے کر ان کو نماز سکھانے کے درپے نظر آتا ہے۔

غیر مقلدین کا دعوی ہے کہ مقتدی کو جہری وسری نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے اور جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے وہ بے نماز ہے۔ مثلاً دیکھئے کتب غیر مقلدین [فتاوی نذیریہ 398/1 نذیر حسین دہلوی ،فتاوی ثنائیہ ص 555،فتاوی ستاریہ 14/3 ،فتاوی برکاتیہ ص 150 ،فتاوی علمائے حدیث 120/3 ،رسول اکرم کی نماز ص 67 مولانا اسماعیل سلفی ،
نماز کے تین اختلافی مسائل ص 97، دلائل محمدی ص 12 مولانا محمد جونا گڑھی ، تحقیق الکلام 12/2 مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری]

ان کے اس غلو تشدد اور نفسانیت پرستی کو دیکھتے ہوئے اہل حق علمائے اہل سنت والجماعت نے جمہور امت خصوصاً صحابہ کرامؓ کے دفاع کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور اپنی اولین مذہبی فریضہ سمجھتے ہوئے کاغذ وقلم اٹھایا اور میدان مناظرہ میں اخلاص نیت کے ساتھ قدم رکھا۔ علمی اور تحقیقی میدان میں غیر مقلدین کے دلائل بیت عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور اور ضعیف ثابت ہوئے اور ان کو اپنے اکثر خود ساختہ دلائل کی وجہ سے میدان کارزار سے پسپائی اختیار کرنا پڑئی اور انکے چیلنج دفاعی شکلوں میں تبدیل ہو گئے۔ بالآخر اپنے ہی قلم سے اہل حق کی داستان فتح تحریر کرتے غیر مقلدین کے نامور عالم دین مولانا ارشاد الحق اثری کو لکھنا پڑا

[1] ''امام بخاریؒ سے لے کر دور قریب کے محققین علمائے اہل حدیث تک کسی کی تصنیف میں یہ دعوی نہیں کیا کہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے۔ وہ بے نماز ہے

‘‘۔[توضیح الکلام 43/1]

[2] بلاشبہ جمہور امام کے پیچھے وجوب فاتحہ کے قائل نہیں [توضیح الکلام 100/1]
توضیح الکلام غیر مقلدین کے نزدیک ایک معرکتہ الاراء اور لاجواب کتاب ہے اور علمائے غیر مقلدین نے اس کی تعریف و مدح کی ہے۔
[مولانا عزیز زبیدی صاحب مقدمہ توضیح الکلام 19/1، حافظ صلاح الدین یوسف توضیح الکلام ج2، زبیر علی زئی نور العینین ص47]

اس سلسلہ میں چند احادیث جو کہ فریق مخالف بڑے زور وشور سے پیش کرتا ہے اور ان کے اس باطل دعوی کی بوسیدہ عمارت بھی اس پر کھڑی اجل کی منتظر ہے وہ موصول ہوئی ۔ان کے جوابات بھی پیش خدمت ہیں۔

1: عن عبادہ بن صامت ۔۔لاصلوۃ لمن لم یقرابفاتحہ الکتاب [بخاری 104/1]

جواب 1: غیر مقلدین کا دعوی گوش وگزار کیا جاچکا ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور جو شخص (یعنی مقتدی) سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی ۔اس روایت میں مقتدی اور خلف الامام کی کوئی قید مذکور نہیں ۔نہ ہی سورۃ فاتحہ کے فرض ہونے کا ذکر ہے اور نہ مقتدی کی نماز نہ ہونے کا ثبوت ہے ۔لہذا اس حدیث سے استدلال کرنا اور جمہور علمائے امت کی نمازوں کو بے کار، کالعدم، ناقص، خداج ،اور مردود قرار دینا درست نہیں ہیفریق مخالف بی اس بات کو جانتا ہے لہذا وہ خارجی قرائن سے استدلال کرنے کی سعی ناکام کرتا ہے۔فریق ثانی کے نزدیک اس حدیث میں حرف من عموم کے لئے آیا ہے لہذا یہ حدیث امام ،منفرد،اور مقتدی سب کو شامل ہے۔لیکن یہ استدلال بھی قطعی طور پر درست نہیں ہے کیونکہ من عموم اور خصوص دونوں

کے لئے آتا ہے۔ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصباً۔کیا نڈر ہو چکے ہو تم اس سے جو آسمان میں ہے اس سے کہ برسائے تمہارے اوپر پتھروں کا مینہ۔

اس آیت میں بھی حرف من ہے اور یہاں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے حالانکہ آسمان میں تو فرشتے بھی رہتے ہیں۔لہذا من خصوص کے لئے بھی ہے۔

جواب نمبر 2:اگر فریق ثانی کے نزدیک یہ حدیث عام ہے تو مکمل حدیث اس طرح ہے لا صلوۃ لمن لم یقرا بفاتحہ الکتاب فصاعداً ''جس شخص نے سورۃ فاتحہ اور اس سے زیادہ کچھ نہ پڑھا تو اس کی نماز نہ ہوگی''۔[مسلم 169/1،نسائی 105/1،ابوعوانہ 124/1]۔اس کا مطلب ہے اگر سورۃ فاتحہ کے ساتھ جو زائد قرآن نہ پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔تو اگر اس حدیث کی بنا پر ہمارے مقتدی کی نماز نہیں ہوتی تو غیر مقلدین کے مقتدیوں کی نماز بھی نہیں ہوتی۔اس زیادت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ااس حدیث کا مصداق صرف اور صرف امام اور منفرد ہیں اور مقتدی کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہی ہے۔وللہ الحمد

جواب نمبر 3:حضرت جابر بن عبداللہؓ،امام احمد بن حنبلؒ،امام سفیان بن عینیہ،امام اسمعیلیؒ،امام موفق الدین ابن قدامہؒ،اور امام شمس الدین جیسے محدثین اس حدیث کو منفرد کے لئے قرار دیتے ہیں۔اور غیر مقتدی پر محمول کرتے ہیں۔

[موطا امام مالک ص28،ترمذی 42/1،ابوداؤد 119/1،بذل المجہود 52/2،مغنی ابن قدامہ 606/1،شرح مقنع للکبیر 12/2 بحوالہ احسن الکلام 39/2]

لہذا اس حدیث سے استدلال کر کے امت محمدیہ ﷺ کی نمازوں کے بطلان کا فتوی صریح غلط ہے اور کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔

اکاذیب زبیر علی زئی غیر مقلد

(فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالغفار ذھبی سابق غیر مقلد)

قارئین کرام! آپ قافلہ حق میں میرا مضمون اکاذیب علی زئی ضرور پڑھتے ہوں گے جس میں فرقہ غیر مقلدین کے مایہ ناز نام نہاد محقق، محدث، ذھبی دوراں کے جھوٹ ملاحظہ فرماتے ہیں جو نا قابل تردید حقیقت کی طرح ثابت ہیں۔ اس شمارے میں ان کی رسوائے زمانہ کتاب نور العینین فی مسئلہ رفع الیدین عند الرکوع وبعدہ فی الصلوۃ سے دس جھوٹ حاضر خدمت ہیں۔ جناب زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے

تنبیہ: جدول کو ملاحظہ کرتے وقت مندرجہ ذیل علامات کو مدنظر رکھا جائے۔

تکبیر تحریمہ والا رفع الیدین: 1 رکوع والا رفع الیدین: 2

بعد از رکوع رفع الیدین: 3 بعد از رکعتین رفع الیدین: 4

سجدوں میں نہ کرتے تھے: 5

دیکھئے [نور العینین ص45 ناشر جماعت اہل حدیث حضرو (علاقہ چھچھ) ضلع اٹک اشاعت باراول ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ، ص 64 طبع دوم جون 2002 مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد، ص 61 طبع سوم مارچ 2004ء مکتبہ اسلامیہ، ص65 ط چہارم 2006ء، ص 65 طبع پنجم دسمبر 2007ء مکتبہ اسلامیہ]

یعنی 12345 جس کتاب کے ساتھ لگے ہوں گے ان میں رفع الیدین ہوگی اور خصوصاً 5 کا ہندسہ کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں لفظ لا یفعل ذلک فی السجود ہوگا۔ جیسا کہ حدیث ابن عمرؓ میں یہ لفظ موجود ہیں۔ دیکھئے

[نور العینین ص 44ط اول ،ص 65،63ط دوم ،ص 62,61,60ط سوم ص 66,65,64, ط چہارم ص 67,66,65,64، ط پنجم]

علی زئی جھوٹ نمبر 71: جناب علی زئی غیر مقلد نے حدیث ابی حمید الساعدیؓ کو پیش کرنے کے بعد حوالے دیتے وقت صحیح ابن حبان کے ساتھ 12345 کی علامت لگائی ہے۔ دیکھئے نور العینین ص 74ط اول ،ص 96ط دوم ،ص 93ط سوم ،ص 106ط چہارم ،ص 106ط پنجم]

تبصرہ :5 کی علامت کا مطلب (لایفعل ذلک فی السجود) یعنی سجدوں میں (رفع الیدین) نہ کرتے تھے۔ ہم علی زئی غیر مقلد سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ صحیح ابن حبان میں لفظ لایفعل ذلک فی السجود حدیث ابی حمید الساعدیؓ میں دکھا دے تو ہم ان کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے اور دس لاکھ روپے انعام بھی دیں گے۔ یہ علی زئی غیر مقلد کا سیاہ ترین جھوٹ ہے جو انہوں نے ابن حبان پر باندھا ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 72: جناب علی زئی غیر مقلد نے حدیث ابی حمید الساعدیؓ سنن ابی داؤد بمعہ علامات 12345 حوالہ دیا۔ دیکھئے نور العینین ص 74ط اول ،ص 96ط دوم ،ص 93ط سوم ،ص 106ط چہارم ،ص 106ط پنجم]

تبصرہ: ابو داؤد شریف میں حدیث ابی حمید الساعدیؓ میں لفظ لایفعل ذلک فی السجود 5 کا ہندسہ کا ثبوت نسخہ ابو داؤد میں دکھا دیں۔ 20 لاکھ انعام پائیں۔ یہ علی زئی غیر مقلد کا سفید جھوٹ ہے۔ جو انہوں نے سنن ابی داؤد پر باندھا ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 73: جناب علی زئی غیر مقلد صاحب نے حدیث ابی حمید من طریق ابو عاصم صحیح ابن حبان بمعہ علامات 12345 دیکھئے نور العینین ص 74ط اول

،ص96 ط دوم،ص93 ط سوم،ص106 ط چہارم،ص106 ط پنجم]
تبصرہ: میں کہتا ہوں کہ صحیح ابن حبان میں حدیث ابی حمیدؓ میں 5 کی علامت والے الفاظ لا یفعل ذلک فی السجو د دکھا دے تو 30 لاکھ انعام حاضر ہے۔ یہ علی زئی غیر مقلد کا صحیح ابن حبان پر روز روشن کی طرح جھوٹ ہے۔ اسی جھوٹی و شیطانی تحقیق کے نام پر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتا ہے۔ معاذ اللہ

علی زئی جھوٹ نمبر 74: جناب زبیر علی زئی غیر مقلد صاحب نے حدیث ابی حمید من طریق ابی عاصم بمعہ علامات 12345 جز البخاری کا حوالہ دیا ہے۔ دیکھئے نور العینین ص74 ط اول،ص96 ط دوم،ص93 ط سوم،ص106 ط چہارم،ص106 ط پنجم]
تبصرہ: جز رفع الیدین اس حدیث میں 5 کی علامت یعنی لا یفعل ذلک فی السجو د کے الفاظ علی زئی غیر مقلد دکھا دے تو 40 لاکھ انعام حاضر ہے۔ یہ علی زئی جیسے کذاب کا جز البخاری پر واضح ترین جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 75: جناب علی زئی غیر مقلد نے حدیث ابی حمید من طریق ابی عاصم مع علامات 1235 الکبری للبیہقی کا حوالہ دیا ہے۔ دیکھئے نور العینین ص74 ط اول ،ص96 ط دوم،ص93 ط سوم،ص106 ط چہارم،ص106 ط پنجم]
تبصرہ: جناب علی زئی صاحب 5 کی علامت کے الفاظ یعنی لا یفعل ذلک فی السجو د الکبری للبیہقی اس حدیث میں دکھا دے تو مبلغ 50 لاکھ روپے انعام حاضر ہے۔ یہ علی زئی جیسے دجال کا کبری للبیہقی پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔ معاذ اللہ

علی زئی جھوٹ نمبر 76: جناب علی زئی صاحب نے حدیث ابی حمیدؓ من طریق ابی عاصم مع علامات 1235 منتقی ابن الجارود کا حوالہ دیا ہے۔ دیکھئے نور العینین ص

74 ط اول، ص 96 ط دوم، ص 93 ط سوم، ص 106 ط چہارم، ص 106 ط پنجم]

تبصرہ: جناب علی زئی صاحب 5 کے علامت کے الفاظ حدیث یعنی لا یفعل ذلک فی السجود منتقی ابن الجارود میں دکھا دے تو 60 لاکھ روپے انعام حاضر ہے۔ یہ علی زئی جیسے خبیث کا منتقی ابن الجارود پر سفید جھوٹ ہے۔ معاذ اللہ

علی زئی جھوٹ نمبر 77: جناب علی زئی غیر مقلد صاحب نے حدیث ابی حمیدؓ میں طریق ابن عاصم مع علامات 1235 دوسری مرتبہ بھی صحیح ابن حبان کا حوالہ دیا ہے ۔ دیکھئے نور العینین ص 74 ط اول، ص 96 ط دوم، ص 93 ط سوم، ص 106 ط چہارم ،ص 106 ط پنجم]

تبصرہ: جناب علی زئی صاحب 5 کی علامت کے الفاظ حدیث لا یفعل ذلک فی السجود صحیح ابن حبان میں دکھا دے تو مبلغ 70 لاکھ روپے انعام حاضر ہے۔ یہ علی زئی جیسے کذاب کا ابن حبان پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔ معاذ اللہ۔

علی زئی جھوٹ نمبر 78: جناب علی زئی غیر مقلد صاحب نے حدیث ابی حمیدؓ من طریق ابی عاصم مع علامات 1235 سنن ترمذی کا حوالہ دیا ہے۔ دیکھئے نور العینین ص 74 ط اول، ص 96 ط دوم، ص 93 ط سوم، ص 106 ط چہارم، ص 106 ط پنجم]

تبصرہ: جناب علی زئی صاحب 5 کی علامت کے الفاظ حدیث ابی حمیدؓ لا یفعل ذلک فی السجود سنن ترمذی میں دکھا دے تو مبلغ 80 لاکھ روپے انعام حاضر ہے۔ یہ علی زئی جیسے دجال کا ترمذی پر سفید جھوٹ ہے۔ معاذ اللہ

علی زئی جھوٹ نمبر 79: علی زئی غیر مقلد صاحب نے حدیث ابی حمید من طریق ابی اسامۃ مع علامات 1235 صحیح ابن حبان کا حوالہ دیا ہے۔ دیکھئے نور العینین ص 74 ط

اول،ص96 ط دوم،ص93 ط سوم،ص106 ط چہارم،ص106 ط پنجم]

تبصرہ: جناب علی زئی صاحب 5 کی علامت کے الفاظ حدیث ابی حمید لا یفعل ذلک فی السجو د صحیح ابن حبان میں دکھا دے تو مبلغ 90 لاکھ روپے انعام حاضر ہے۔ یہ علی زئی دجال کا صحیح ابن حبان پر واضح جھوٹ ہے۔ معاذ اللہ

علی زئی جھوٹ نمبر 80: جناب علی زئی صاحب نے حدیث ابی حمیدؓ عن طریق یحییٰ القطان مع علامات 1235 ابوداؤد کا حوالہ دیا ہے۔ دیکھئے نور العینین ص74 ط اول ،ص96 ط دوم،ص93 ط سوم،ص106 ط چہارم،ص106 ط پنجم]

تبصرہ: جناب علی زئی صاحب 5 کی علامت کے الفاظ لا یفعل ذلک فی السجو د ابوداؤد اس حدیث میں دکھا دے تو مبلغ 100 لاکھ یعنی ایک کروڑ روپے انعام حاضر ہے۔ یہ علی زئی جیسے دجال کذاب خبیث کا ابوداؤد پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

تنبیہ: قارئین کرام آپ اندازہ لگائیں کہ اتنا بڑا کذاب و دجال خبیث جو کہ ائمہ فقہاء احناف و علماء دیوبند کو کذاب خبیث لکھتا ہے اور اپنے آپ کو امام ذھبیؒ و امام بخاریؒ خیال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ سے بات کروں گا۔ اس کی اپنی علمی حیثیت یہ ہے۔ علماء اہل السنۃ والجماعۃ الحنفیہ دیوبند کے ادنی سے فرزند سے بات نہیں کر سکتا اور جان نہیں چھڑا سکتا تو بڑوں سے کیا بات کرے گا۔ ہم انشاء اللہ اس نام نہاد محدث محقق کو توبہ و اعلان رجوع کراتے رہیں گے۔ وللہ الحمد

سفر زندگی میں چلنا آنکھیں کھول کر

(مولانا ابوالحسن صاحب مدظلہ)

پاکستان اسلامی ریاست ہے۔ یہاں کے مسلمان اپنے مذہب، محبت اور اپنی طاقت کے مطابق اس کی اشاعت، حفاظت وتبلیغ کے لئے بھرپور محنت کرتے ہیں اس مخلصانہ جذبہ خدمت سے غیر قومیں کس طرح فائدہ اٹھارہی ہیں اور ہمارے ہی مالوں کو ہماری گردنیں کاٹنے پر کیسے صرف کررہی ہیں؟ ذرا ان ملت کے پیاروں سے سنئے جو گوانتاناموبے کے بدنام زمانہ زندان خانہ میں جرم بے گناہی کی سزا کاٹ آئے ہیں۔ عبدالرحیم مسلم دوست اپنے بھائی بدرالزمان بدر کے ساتھ ساڑھے تین سال قید کی زندگی گزار آئے ہیں جنہوں نے پشتو میں اپنے احوال قلم بند کئے اور احمد الہ آبادی نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا وہ جو کچھ لکھتے ہیں اسے گوانتاناموبے کی ٹوٹی زنجیریں ناشر انسان دوست پبلیکیشرز میں پڑھا جاسکتا ہے۔ ہم پاسبان پاکستان کی خدمت میں اس دعوت فکر کے ساتھ چند اقتباسات نقل کررہے ہیں تاکہ ہمارے بھائی غور سے دیکھ بھال کرلیں کہ کہیں ہماری جان مال اور وقت کے ساتھ دیگر صلاحیتیں اسلام اور جہاد کے نام پر اسلام دشمن وملت کی غداری کے لئے تو صرف نہیں ہورہیں۔ مسلم دوست صاحب لکھتے ہیں ربانی ان کے اتحادی احقانیوں اور پاکستانی جماعۃ الدعوۃ اور ان کے اہم اشخاص جیسے پاکستانی جماعت الدعوۃ کے حافظ محمد سعید ذکی الرحمان جبران ابوسعد اور بعض دوسرے افراد اسی طرح افغانستان کی جماعت الدعوۃ کے سمیع اللہ، روح اللہ، حیات اللہ، ولی اللہ، حافظ عبدالقدیر علی اور باقی منافقین اور مرتدین کو

بد دعائیں دیتے تھے جس میں سے بعض تو بہت جلد متاثر ہو چکے ہیں وہ کہتے تھے اللھم علیک بجیش باکستان ہم کہتے آمین اللھم اخسف بھم الارض (آمین)

آگے لکھتے ہیں افغانستان کی جماعت الدعوۃ نے سینکڑوں عرب اور دوسرے بے گناہ لوگوں کوامریکیوں کے ہاتھ بیچا اور پاکستانی جماعت الدعوۃ نے ابوز بیدہ یاسر الجزائری اور دوسرے بہت سے عربوں کو پناہ دی اور بعد میں امریکیوں کے ہاتھ بیچ دیا۔لشکر طیبہ جسے اب جماعۃ الدعوۃ پاکستان کہا جاتا ہے بعض ان افراد نے مجھے بتایا جو پہلے ان کے پاس تھے اب ان کی منافقانہ اور عہد شکنی کی وجہ سے ان سے جدا ہو چکے ہیں کہ ابو زبیدہ کے پاس ایک سو اسی 180 ملین روپے تھے جو اس نے لشکر طیبہ یعنی جماعۃ الدعوۃ کے پاس امانت رکھے تھے۔جماعت الدعوۃ نے وہ رقم ہڑپ کر لی اور امریکی و پاکستانی ایجنسی آئی ایس آئی سے بھی ڈالر اور بہت سے روپے لے کر ابوز بیدہ کو ان کے حوالے کر دیا۔اس طرح اس نے بڑی خیانت کی۔لشکر طیبہ ہمیشہ آئی ایس آئی کے لئے کام کرتی ہے اسلام کو فقط اپنے اعمال پر پردہ ڈالنے کے لئے ڈھال کے طور پر استعمال کرتی ہے[ٹوٹی زنجیریں ص 187]

ایک جگہ لکھتے ہیں جماعت الدعوۃ افغانستان کے مرکزی رکن ملا سمیع اللہ نجیبی ، ولی اللہ حیات اللہ اور روح اللہ اور دوسرے خدا دشمنوں نے ہمیں جان سے مارنے کی بہت کوشش کی۔۔۔۔بعد میں ایک آئی ایس آئی کے چھوٹے افسروں نے اعتراف کیا کہ یہ تمہارے مخالفین ہمارے بڑے افسروں کو لڑکیاں سپلائی کرتے ہیں اور افغانستان اور پاکستان میں ہماری ایجنسیوں کے لئے کام کرتے ہیں۔اس لئے ہمارے بڑے بھی ان کا کام کرتے ہیں۔آئی ایس آئی کے ایک فرد نے ہمیں بتایا کہ حیات اللہ کی حیات

آباد میں ایک کابلی لیڈی ڈاکٹر جو بہت حسین ہے کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں ۔وہ خود بھی اسے استعمال کرتا ہے اور ہمارے افسروں کو بھی پیش کرتا ہے[گوانتاناموبے کی ٹوٹی زنجیریں ص 37]

ایک جگہ لکھتے ہیں ''میں نے اس تنظیم [جماعت الدعوۃ] میں فرنگی آثار دیکھے اور اس گروپ کے امیر اور اس کے مددگاروں کو ہی پہچان لیا۔کویت وسعودی عرب کے بلال احمر اور بعض عربی شیخ تاجروں اور سعودی شاہی خاندان سمیت کئی رئیسوں نے اس گروپ کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور بے تحاشا امدادی رقم مہیا کی یہاں تک کہ سعودی بلال احمر کے بعض ذمہ داروں نے دوسری تنظیموں اشخاص اور کمانڈروں کے نام پر خیراتی رقوم اکھٹی کیں اور اس تنظیم کے مخصوص اشخاص کو اس دولت سے نوازا[ٹوٹی زنجیریں ص15]

ایک جگہ لکھتے ہیں ''انھوں (جماعت الدعوۃ) نے آئی ایس آئی کے جرنیلوں کرنیلوں کو لڑکیاں ،شراب اور بڑی بڑی رقوم دینا شروع کی اور اسی ترتیب کی بنیاد پر انہوں نے آئی ایس آئی کی دلدلی حاصل کر لی اور اتنی ترقی کہ کہ پشاور شامی روڈ پر واقع آئی ایس آئی کے دفتروں میں تعینات بڑے بڑے اہل کاروں کے تبادلے بھی اپنی مرضی کے مطابق کروانے شروع کر دیے(ایضاً ص 16)

یاد رہے کہ مسلم دوست صاحب جماعۃ الدعوۃ کے اہم فرد اور مخلص سرگرم اور جان فروش رکن تھے جب جماعۃ الدعوۃ کے امیر نے پاکستانی حکام کے نام پر عرض لکھی کہ افغانستان کے آٹھ صوبے بنا کر چھ جہادی تنظیموں میں اسے تقسیم کر دیا جائے اور کنٹر،لغمان اور ننگرہار کو ایک صوبہ بنا کر ہمارے سپرد کر دیا جائے ۔ یہ درخواست اس

وقت کے صدر پاکستان کو بھیجی اوراس درخواست کا پشتو سے اردو میں ترجمہ کرنے کے لئے جناب مسلم دوست صاحب کو دی جس پر مسلم دوست صاحب نے امیر تنظیم سے کافی بحث کی۔ بالآخر جماعت کو خیر آباد کہہ دیا۔ چنانچہ جماعت کے اندر کیا ہوتا تھا اس کی تفصیل انہوں نے اس کتاب گوانتاناموکی ٹوٹی زنجیریں کے ص 15 سے لے کر ص 21 تک لکھی ہے۔ جس میں ہوش ربا انکشافات کئے ہیں کہ کس طرح دین اسلام اور جہاد کے نام پر اخلاق سوز اور بدترین حرکات ملت دشمنی کا ارتکاب کیا جارہا ہے۔ اگرچہ اس کتاب کے بہت سارے اقتباسات نقل کرنا بہت ضروری معلوم ہوتے ہیں مگر دیگ کا ایک چاول ہم نے قارئین کی نذر کر دیا ہے تاکہ وہ ساری دیگ کے بارے میں کوئی رائے قائم کرسکیں۔ باقی رہا مفصل اقتباسات کا نقل کرنا وہ یہ مختصر رسالہ اس محتمل نہیں۔ لہذا اصل کتاب کا مطالعہ کر کے تشفی کر لی جائے۔

جرم ضعیفی کے سزایاب ملا عبدالسلام ہی ہیں جن کی صاف گوئی، اخلاق محبت اور حمیت وغیرت اسلامی سے اپنے پرائے سب ہی واقف ہیں۔ خون جگر سے لکھی ان کی تحریر جو اردو میں جرم ضعیفی کے نام سے چھپ چکی ہے انہوں نے ایک منجھے ہوئے تجربہ کار سفیر کی طرح لفظ لفظ تول کر لکھا اور سوچ کر رقم کیا ہے فرماتے ہیں "اغسان جو عرب تھا نے بتایا کہ میں اپنے چند ساتھیوں سمیت لاہور کے ایک ہوٹل میں کرائے کے عوض کمرہ لے کر اس انتظار میں بیٹھا تھا کہ کسی طریقے پاکستان سے باہر نکل سکوں۔ پاکستان سے باہر جانا آسان تھا مگر اس کے لئے رقم کی ضرورت تھی جو میرے پاس نہیں تھی۔ اہل کاروں نے چھاپا مار کر گرفتار کرلیا۔ انہوں نے جب چھاپا مارا تو ہمارے پاس سبزی کاٹنے والی چھریاں تھیں جبکہ ان کے پاس بھاری اسلحہ تھا اس کے باوجود ہم

نے خوب مزاحمت کی ۔ ہماری مزاحمت دیکھ کر اہل کاروں نے کہا کہ ہم آپ کی مدد کر رہے ہیں ۔ہم نے کہا نہیں آپ کے ساتھ امریکی ہیں اور ہم خود کو امریکا کے حوالے نہیں کریں گے ۔اہل کاروں نے کہا کہ آپ کو امریکا کے حوالے نہیں کیا جائے گا بلکہ ہم پوچھ گچھ کرنے کے لئے گرفتار کر رہے ہیں ۔ہم نے خدا اور رسول کے واسطے دیئے اور کہا کہ ہم مسلمان ہیں اور عرب مجاہدین ہیں ۔مگر وہ نہیں مانے ۔ بااثر دکھائی دینے والے چند افراد آئے اور قسم کھا کر کہ ہم لشکر طیبہ کے لوگ ہیں اور آپ کے ساتھی ہیں آپ مزاحمت نہ کریں ۔جرم ضعیفی ص 65

کراچی کا کثیر الاشاعت اخبار ''امت'' نے ایک معروف جریدے ایشیا ٹائمز کے حوالے سے ایک مفصل مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے ''طالبان تحریک کو تقسیم کرنے کی سازش ناکام ہوگئی''جس کا خلاصہ یہ ہے کہ لشکر طیبہ کے مشہور کمانڈر شاہ خالد نے طالبان تحریک کو ختم کر کے اس جگہ لینے کے لئے ایک گروپ بنایا۔ایسے افراد جن کے القاعدہ سے رابطے تھے ان کو لالچ دے کر یا امریکہ کے حراستی مرکز گوانتانامو بے بھیجنے کی دھمکی دے کر ساتھ ملایا ۔اخبار لکھتا ہے کہ ''پاکستانی حکام امین اللہ پشاوری کے پاس پہنچے اور ان کو گرفتاری اور امریکا کے حراستی مرکز گوانتے نامو بے بھیجے جانے کی دھمکی دی ۔ اس موقع پر امین اللہ پشاوری کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ پاکستانی حکام کی خواہش کے مطابق مہمند ایجنسی میں موجود سلفی کمانڈر شاہ خالد کی حمایت کا اعلان نہ کرتا الخ اس گروپ نے قوت کے بل بوتے پر طالبان نظریہ کے لوگوں کو کمزور کرنے کا راستہ اختیار کیا اور گل بہادر نے بیت اللہ محسود سے اختلاف کر کے اپنے کو طالبان ظاہر کیا ۔اس گل بہادر کو بیت اللہ محسود کی قوت توڑنے کے لئے

آگے کیا اور شاہ خالد نے اس کی حمایت کردی ۔طالبان نے تحقیق کیں تو پتہ چلا کہ ایجنسیوں سے ان لوگوں کے تعلقات ہیں اور یہ شاہ خالد گروپ طالبان تحریک کو کمزور کرنا چاہتا ہے۔چنانچہ طالبان نے شاہ خالد گروپ کے خلاف کاروائی کی ۔جب اس گروپ کا سربراہ مارا گیا تو پشاور میں طاقت وروں نے اس کا جنازہ گھمایا۔خوب تشہیر کی اور ساجد میر نے ایک بڑے گراؤنڈ میں نماز جنازہ پڑھائی ۔اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے اس طالبان کو گمراہ قرار دیا(روزنامہ امت کراچی)

جہادی تنظیموں کی سرگرمیاں اور کاروائیاں ایک الگ عنوان ہیں جو قافلہ حق کا موضوع بحث نہیں ۔جو لوگ جہادی تنظیموں سے وابستہ ہیں وہ بہتر جانتے ہیں کہ کس تنظیم نے کیا کیا۔ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ لوگ جو سلفیت کے نام سے جہادی چھتری کے سائے میں اسلامی نظریات کو مسخ کررہے ہیں اور ملی وحدت اور قومی جذبات واحساسات کو پارہ پارہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں ان کو سپورٹ کرکے کہیں نادانستہ طور پر آپ بھی تو جرائم میں حصہ دار نہیں بن رہے اور یہ کہ آپ کا سرمایہ آپ کے سر میں مارنے کے لئے جوتا تو نہیں خرید رہا۔سوچیئے !

جماعت المسلمین کے عقائد ونظریات کا علمی وتحقیقی جائزہ

تیسری سازش اور گنبد خضرا کی تاریخ!

جب آپ ﷺ کا سانحہ ارتحال وقوع پذیر ہوا تو صحابہؓ میں اختلاف ہوا کہ آپ ﷺ کا جسد اطہر کہاں دفن کیا جائے۔ مسلمانوں کے قبرستان میں یا کوئی آپ ﷺ کی تخصیص ہے۔ تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے ارشاد فرمایا کہ سمعت من رسول اللہ ﷺ شئیا مانسیتہ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سنی ہے جسے بھولا نہیں ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ماقبض اللہ نبیاً الا الموضع الذی یحب ان یدفن فی کہ اللہ کسی نبی کی روح قبض نہیں کرتا مگر اس جگہ میں جہاں وہ دفن ہونا چاہتا ہو۔ ادفنوہ فی موضع فراشہ لہذا جناب رسالت ماب ﷺ کو ان کے بستر کی جگہ پر دفن کیا جائے (موطا امام مالک ص 220 ،ابن ماجہ ص 117)

حجرہ عائشہؓ میں آپ ﷺ کی تدفین ہوئی اور فقہ حنفی کی معتبر کتاب مراقی الفلاح میں عبارت کچھ اس طرح ہے۔ ویکرہ الدفن فی البیوت لاختصاصہ بالانبیا علیہم السلام قال الکمال لا یدفن صغیر ولا کبیر فی البیت الذی مات فیہ فان ذلک خاصہ بالانبیاء علیہم السلام بل یدفن فی مقابر المسلمین (مراقی الفلاح ص 345 طبع مکتبہ حقانیہ پشاور)

ترجمہ: گھروں اور کمروں میں میت کو دفن کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ انبیاء علیہم الصلاۃ کے ساتھ خاص ہے۔ اور کمال نے کہا اس گھر میں چھوٹے یا بڑے کو نہ دفنایا جائے جس میں وہ مرا ہے۔ کیونکہ یہ انبیاء علیہم السلام کی خصوصیت ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے

علاوہ عام لوگوں کو عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے ۔مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے بات واضح ہوئی کہ نبی کی قبر ہوتی ہی چاردیواری کے اندر ہے۔اور روضہ اطہر پر بھی اول ہی دن سے عمارت موجود تھی۔جس پر نہ کسی نے نکیر کی نہ کفروشرک کے فتوے صادر کیئے ۔لہذا پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گنبد خضراء کا تاریخی پس منظر ،پیش منظر کواجاگر کیا جائے ۔اس کے بعد تیسری ناکام سازش کے خدوخال واضح کیئے جائیں ۔تاریخ مدینہ منورہ مصنفہ مولانا عبدالمعبود میں گنبد خضراء کی تاریخ پر بڑی تفصیلی بحث کی گئی ہے ۔تاہم ہم مختصر گنبد خضراءاور روضہ اطہر کی تعمیر وتزئین کوتاریخی حوالے سے دیکھتے ہیں ۔بارہ ربیع الاول گیارہ ہجری مئی ۶۳۲ء بروز سوموار جناب رسالت مابﷺ عالم دنیا سے عالم برزخ میں منتقل ہوئے اور حجر عائشہ میں محو استراحت ہوئے جیسا کہ ماقبل میں گزر چکا ہے(ابن ماجہ ص 117،موطا امام مالک ص220)

۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری ۶۳۴ء کوسیدنا صدیق اکبرؓ بھی واصل بحق ہوئے اور حجرہ شریف میں دفن ہوئے (طبقات ابن سعد 52/3)

یکم محرم ۲۴ ھ ۶۴۵ء کوسیدنا فاروق اعظمؓ بھی آقا دوجہاں کے قدموں میں راحت گزیں ہوئے (طبقات ابن سعد 198/3)

حماد بن زید کی روایت کے مطابق حضرت عمر فاروقؓ نے حجرہ مقدس کی دیواروں اور چھت کی تجدید وترمیم فرمائی (طبقات ابن سعد 396/2)

بعد میں قبر مبارک پر موجود حجرہ مقدسہ کی تعمیر اور اصلاح کا کام تھوڑا بہت جاری رہا البتہ ۷۰۶ھ میں ولید بن عبدالملک کے عہد میں حجرہ شریفہ کی مشرقی دیوار گر

گئی۔اس وقت مدینہ کے گورنر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ تھے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ کے خوش نصیب معمار وردان کو بلا کر دیوار کی تعمیر کروائی (وفا الوفا السمہودی 387/1)

بعد میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حجرہ انور کی حفاظت کے لئے پانچ کونوں والی دیوار بنادی۔جو مسجد کی چھت تک بلند تھی۔اس پر نہ چھت تھی اور نہ اس میں دروازہ تھا (اخبار مدینہ 138,140،وفا الوفا 401/1)

۱۹۳ھ ۸۰۸ء میں خلیفہ ہارون الرشید کے گورنر مدینہ ابوالبحتر کے زمانہ میں مسجد نبوی کی چھت تعمیر ومرمت کے لئے اتاری گئی تو حجرہ انور کی چھت بھی منہدم تھی اور سات لکڑیاں ٹوٹی ہوئی تھیں لہذا نئی لکڑیوں کے ذریعے اصلاح ومرمت کا کام مکمل کیا گیا (وفا الوفا السمہودی 399/1)

۵۴۸ھ ۱۱۵۳ء میں وزیر جمال الدین بن زنگی نے حجرہ شریفہ کی تجدید کروائی اور دیواروں کے چاروں طرف قد آدم سنگ مرمر لگایا۔انبوس اور صندل کی قیمتی لکڑی سے جالی بنوا کر مذکورہ پنج گوشہ احاطہ کے باہر نصب کروائی،تعمیر وتزئین کا حسین فریقضہ ابو الغنائم البغدادی نے بطریق احسن پورا کیا (اخبار مدینہ ص 138,139) اسی سال ایک اور واقعہ پیش آیا کہ حجرہ منیفہ میں دھماکہ کی آواز سنی گئی جس کی حقیقت معلوم نہ ہونے پر قاسم بن محنہ الحسینی کو واقعہ کی اطلاع دی گئی۔موصوف نے شیخ المشائخ رئیس الاتقیاء الشیخ عمر النسائی کو رسیوں کی مدد سے حجرہ شریف میں اتارا تو پتہ چلا کہ چھت اور دیوار کا کچھ حصہ قبر مبارک پر گرا پڑا ہے لہذا انہوں نے وہاں پہنچ کر صفائی کی اور اپنی ریش مبارک سے ان قبور مقدسہ پر جھاڑو دیا (اخبار مدینہ ص 42،معالم دار الہجرہ ص 83،تاریخ مدینہ

منورہ ص519)

کیا عشق تھا ان عشاق کا عقل جب تک راہ اہل عشق پر آئینہ تھی وسعتیں حاصل تھیں لیکن ان میں گہرائی نہ تھی

۸۸۸ھ ۱۴۸۳ھ میں سلطان قایتبائی نے پیتل کی نئ جالی بنوائی جو صناعی کا نادر نمونہ تھی اس میں چار دروازے باب الرحمہ، باب الوفود، مغرب کی سمت اور مشرق کی سمت باب الفاطمہؓ اور شمال کی طرف باب التہجد بنایا (رحلۃ الحجازیہ ص 236) ۶۷۸ھ ۱۲۷۹ء میں ملک منصور قلادون الصالحی نے گنبد تعمیر کروایا۔ اس پر زرد رنگ کی پلیٹیں لگوائی۔ ۷۶۵ھ ۱۳۶۳ء میں ملک اشرف شعبان بن حسین بن محمد کے عہد خلافت میں رنگ کی پلیٹیں اکھڑ جانے کی وجہ سے گنبد از سر نو تعمیر کروایا (معلم دار الھجرۃ ص 81)

۸۸۱ھ ۱۴۷۶ء میں گنبد کی بعض لکڑیوں میں خلل آ گیا جس کو الشمس بن الزمن نے درست کیا ۔۸۸۶ھ ۱۴۸۱ء میں دوسری مرتبہ آتش زدگی کے باعث گنبد وغیرہ جل کر راکھ ہو گیا جس کے باعث مسجد اور گنبد کی از سر نو تعمیر کی گئی (وفا الوفا 437/1) ۸۹۲ھ ۱۴۸۷ء اس گنبد کے اوپر ایک اور گنبد تعمیر کیا گیا جو پنچ گوشہ دیوار کے گرد بنائے گئے ستونوں پر قائم تھا لیکن اتفاق سے تعمیر کے ساتھ ہی گنبد میں شگاف پیدا ہوا جس کو مصر سے سفید چونا منگوا کر اس بے حد مستحکم تعمیر کیا گیا ۔۹۸۰ھ ۱۵۷۲ء میں سلطان سلیم عثمانی نے حجرہ مقدسہ پر انتہائی دلفریب گنبد تعمیر کروایا اور اسے رنگا رنگ پتھروں سے سجایا (تاریخ الحرمین ندوی) ۱۲۲۸ھ ۱۸۱۳ء میں سلطان محمد علی پاشا نے دوبارہ حجرہ مقدسہ کی تعمیر کروائی۔ ایک سونے کا شمع دان اور دو چاندی کے شمع دار حجرہ مقدس میں سجائے ۔تیرہویں صدی ہجری میں گنبد پر پھر شگاف نمودار ہوا جس کے باعث ۱۲۳۳ھ ۱۸۱۸ء میں سلطان محمود بن سلطان عبدالحمید عثمانی نے نیا گنبد بنوایا۔ اور اس پر سبز رنگ کروایا۔ جس کی وجہ سے گنبد خضراء کے نام سے مشہور ہوا اور آج تک مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ یہ تو تھی آپ ﷺ کی قبر مبارک کی وہ خصوصیت جس کی بنا پر آپ ﷺ کی قبر مبارک پر عمارت شروع سے موجود تھی۔ مگر برا

ہوا شیطان کا جو انسانوں کو راہ راست سے بھٹکا کر افتراق و انتشار پیدا کرتا ہے۔ آپ ﷺ کی وہ احادیث مبارکہ جو عام قبور کے متعلقہ تھیں ساری کی ساری روضہ اطہر پر فٹ کی گئیں اور اور اپنے مذعومہ نظریہ کو ہی دین بنا کر پیش کیا گیا۔ اور پوری امت کا ہمیشہ کا عمل قبر اقدس کی حفاظت اور اوپر عمارت کی تعمیر و تزئین وادی نجد کے حشرات الارض کی شریعت میں حرام قرار پایا اور کچھ اسیران شکم نے عیسائیت کے پہلے وار کی ناکامی کو دوسری سازش کے ذریعے کامیاب کرنے کے لئے فتوی دیا کہ قبروں کو بلند کرنا اور ان پر تعمیر کرنا یہ شرعا درست نہیں ہے۔ فھو من منکرات الشریعہ التی یجب علی المسلمین انکارھا وتسویتھا من غیر فرق بین نبی وغیر نبی و صالح وطالح (الروضۃ الندیہ 178/1) یہ غیر مقلدین کے محقق جناب نواب صدیق حسن قنوجی کی مایہ ناز تصنیف ہے جس میں وہ کہہ رہا ہے کہ نبی اور غیر نبی کا فرق کیئے بغیر قبروں کو زمین کے برابر کر دیا جائے اور غیر مقلد کے ارجنٹ تیار کردہ شیخ الاسلام مبشر احمد ربانی آپ ﷺ کی قبر مبارک اور عام قبور میں فرق کیئے بغیر غیر محتاط فتوی دیا کہ قبروں پر مساجد تعمیر کرنا گنبد بنانا اور انہیں پختہ کرنا از روئے شریعت حرام ہے ۔(آپ کے مسائل اور ان کا حل 257/1)اور غیر مقلدین کی فتنہ پرور کوکھ سے جنم لینے والا ابو الفتن مسعود الدین عثمانی اپنی پمفلٹ ''یہ مزار یہ میلے'' ص 10 پر رقمطراز ہے کہ سات سو سال تک قبر شریف پر کوئی عمارت نہ تھی اور یہ عمارت کا بننا ایک برا فعل تھا۔ یہ عیسائیت کی دوسری سازش ہے کہ کسی نہ کسی طرح روضہ اقدس کو شہید کر دیا جائے تا کہ وحدت امت پارہ پارہ ہو جائے جب عقیدت کا مرکز ہی ختم ہو گیا تو مسلمانوں کے پاس بچا ہی کیا ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ آئے روز یہودی اور عیسائی پوپ مکہ اور مدینہ پر بمباری کرنے کی دھمکی دیتے رہتے ہیں اور جو دشمنی مکہ اور مدینہ سے یہود و نصاری کو ہے وہی دشمنی ان جماعت المسلمین والوں کو ہے۔ مگر ان شیطان کے فرستادوں اور دجالی مشن رکھنے والی اس بے تحقیق نسل کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو گا۔ انشاء اللہ

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو ہمارے آزمائے ہوئے ہیں

ہوگی نہ کبھی انہیں حاصل تسکین قلب عثمانی شرف آدمیت سے ٹھکرائے ہوئے ہیں

قافلہ باطل سے قافلہ حق کی طرف

(ابن خان محمد)

(اس عنوان کے تحت ان خوش قسمت حضرات کے انٹرویو کا اہتمام کیا جائے گا جن حضرات نے عصر حاضر میں قافلہ کفر کو چھوڑ کر اسلام یا قافلہ بدعت کو چھوڑ کر قافلہ سنت کو اختیار کیا۔ (ادارہ)

محترم قارئین! ''قافلہ حق'' کے مشہور و معروف عنوان ''قافلہ باطل سے قافلہ حق کی طرف'' کے حوالہ سے جیسا کہ ہم ہر شمارے میں ہر اس صاحب کے انٹرویو کو شائع کرتے ہیں جس نے قافلہ کفر، قافلہ بدعت اور قافلہ باطل سے تائب ہو کر قافلہ اسلام ،قافلہ سنت اور قافلہ حق کو اختیار کیا اور الحمد للہ قافلہ حق اپنے اس مسلکی سفر، مذہبی منظر اور ترقی کی راہ پر دو سال کا عرصہ طے کر کے تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہے اور اپنے ہر شمارہ میں غیر مقلدیت سے توبہ اور حنفیت کو قبول کرنے والے ایک صاحب کے انٹرویو کو قارئین کی نظر کرتا چلا آ رہا ہے۔اور اگر ہمارے رب نے چاہا تو تا قیامت اس سلسلہ کو جاری رکھے گا (انشاءاللہ)

بحرحال حسب سابق اس دفعہ بھی ہم ایک ایسے صاحب کا انٹرویو شائع کر رہے ہیں جو ایک دو سال نہیں بلکہ آٹھ سال کے عرصہ تک غیر مقلدیت کے زہر آلود جال و پھندے میں جکڑا رہا اور بالآخر قدرت خداوندی کی طرف سے حضرت اوکاڑویؒ کی تیار کردہ عالمی جماعت اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کے افراد کی انتھک محنت وتگ ودو رنگ لائی اور یہ صاحب راہی الی الحق ہوئے اور مسلک حق احناف اہل السنۃ

والجماعۃ دیوبند کے مسلک ومشرب کی حقانیت کو بصدق دل قبول کرتے ہوئے اپنے حنفی ہونے کا اعلان کیا۔اب سنیئے ان کی کہانی ان کی اپنی ہی زبانی۔

تعارف: میرا نام محمد عامر ہے اور مکمل پتہ یہ ہے۔عامر گارمنٹس روبی سنٹر مین بازار اچھرہ لاہور۔

قافلہ باطل سے قافلہ حق کی طرف:

میں آٹھ سال تک غیر مقلد رہا۔اس عرصہ میں ہر اس بددینی و بدگمانی کا شکار رہا جو عموماً غیر مقلدین کیا کرتے ہیں۔اور یاد کرائے گئے اسباق کی خوب تشہیر و پرچار کرتا رہا۔بعد ازاں اچھرہ میں واقع جامع مسجد احمد علی لاہوریؒ میں میری ملاقات ''اتحاد ریسرچ سنٹر اچھرہ لاہور'' کے ذمہ داران میں سے جناب ہارون حنفی صاحب ہوئی۔اور وہ مجھے اتحاد ریسرچ سنٹر میں لے گئے۔جہاں انہوں نے مجھے احناف کے دلائل قرآن وحدیث سے دکھائے اور مطمئن کیا۔اور الحمد للہ جب میں نے ازخود دلائل ملاحظہ کیئے تو ان دلائل سے مسلک احناف اہل السنۃ والجماعۃ علماء دیوبند کا حق ہونا اور انگریز کا خودساختہ پودا فتنہ غیر مقلدیت کا باطل ہونا معلوم ہوا۔جس کی وجہ سے میں نے اپنے سنی، حنفی، دیوبندی اور حیاتی ہونے کا اعلان کیا اور انٹرویو شائع کروایا۔اور اب میں پورے اطمینان اور وثوق سے کہتا ہوں کہ میں احناف اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کے تمام عقائد واعمال کو حق اور سچ سمجھتا ہوں اور ان ہی عقائد واعمال پر عمل کرنے میں اپنی نجات اور کامیابی سمجھتا ہوں۔آخر میں میری تمام اہل السنۃ والجماعۃ سے تعلق رکھنے والے حضرات سے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو فتنہ غیر مقلدیت سے محفوظ رکھے اور تادم زیست مسلک احناف علماء دیوبند کے ساتھ قائم

ودائم رکھے اوران ہی کے ساتھ ہماراحشر فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامی الذی ھو حی فی قبرہ ﷺ ۔

استاذ المحدثین کی رحلت کا حادثہ عظیمہ

(مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی مدظلہ)

فخر المحدثین، عمدۃ المصنفین، زبدۃ المدرسین، استاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث، حضرت اقدس مولانا فیض احمد صاحب نوراللہ مرقدہ بھی اہل حق کو خون کے آنسو رلاتے ہوئے ہزاروں علماء وطلباء کو یتیم و بے سہارا کرتے ہوئے اس عالم فانی سے دارلبقاء کی طرف رحلت فرما گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آہ استاذ مکرم فقط ایک جہاندیدہ وسنجیدہ مدرس ہی نہ تھے بلکہ ایک بے بدل محقق عمدہ ترین مصنف بہترین متکلم زہد وورع علم وتقوی متانت وسنجیدگی کے بحر بے کنار صبر وہمت کے کوہ ہمالیہ تھے۔آپ کا سینہ نور علم سے تابندہ تھا۔آپکی جبیں نور عبارت سے درخشندہ تھی۔آپ اپنے وجود مسعود کے لحاظ سے اگرچہ تنہاء تھے مگر اپنے کازومشن علمی وتحقیقی خدمات کے لحاظ سے ایک جماعت تھے۔

لیس اللہ من اللہ بمستنکر ان تجمع العالم فی واحد

(خداتعالیٰ پر یہ محال نہیں کہ ایک فرد میں ساراعالم جمع کردے)

آپ نے استاذ الاستاذہ مولانا خیر محمد جالندھری سے کسب فیض کیا۔پھر آپ کا اسم گرامی بھی فیض احمد تھا اور احمد ﷺ کی لسان وقلم کردار وافکار سے خوب پھیلا اوراس فیض سے بلا مبالغہ ہزاروں تشنگان علم فیض یاب ہوئے۔سینکڑوں نے سند حدیث حاصل کی۔آپ نے ساری زندگی تدریس بلامعاوضہ کرکے آنے والوں کے لئے تابندہ نقوش چھوڑ گئے۔آپ نے مکتھب امدادیہ ملتان مکتبہ حقانیہ ملتان جیسے دوعظیم مکتبوں کی ۔۔۔۔۔۔۔ان دونوں مکتبوں کی شائع شدہ کتابوں میں تصحیح کا

معیار عموماً باقی مکتبوں کی نسبت بہت اونچا ہوتا ہے اس میں مولانا مرحوم کے ذوق علمی کو خوب خوب دخل تھا۔ بیسیوں کتابیں اپنی تحقیق وتعلیقات اپنی نگرانی میں شائع کرا کر اہل علم کے ہاتھوں تک پہنچائیں ۔آپ دلوں کے بادشاہ تھے ۔ہم نے بارہا دیکھا استاذ مکرم کی ویل چیئر کو طلباء ہاتھ لگانا آپ کو گھر سے درسگاہ تک لانے کو سعادت سمجھتے تھے ۔آپ کا چہرہ انوار علم سے چمکا تھا اور ہوا پھر یوں محسوس ۔۔۔۔۔۔چھوٹے برے ہر سب بر شفقت کی انتہاء کرتے بند ۔کثرت سے حاضر خدمت ہوتا۔ سندھ تھا تب سرگودھا ہوں تب آخری حاضری جب دی استغراق کا عالم تھا۔ اس کے باوجود بندہ کا منہ چوما۔ اپنا لعاب بندہ کے منہ میں دیا۔ خوب دعا دی ۔آہ کس قدر عظیم لوگ تھے ۔اب دنیا اندھیری ہے ۔ بزم علم اجڑ چکی ہے ۔جامعہ خیر المدارس کے دارالحدیث کے درودیوار نوحہ کناں ہیں ۔درس ترمذی کا بے تاج بادشاہ اپنے رب کے حضور اپنی عظیم الشان علمی خدمات کا صلہ پانے پہنچ چکا ہے۔اس نے نصف صدی سے زائد علم وعلماء کی خدمت کی ۔اب اسے آرام کی ضرورت تھی وہ جس رب کے پاس پہنچ گیا وہ یقیناً محسنین کو جزاء عظیم دینے والا ہے۔اے اللہ ہمارے استاد کو نبی اقدس ﷺ کی معیت اصحاب ۔۔۔کی رفاقت اور محدثین وفقہاء کی ہمینشین عطا ءفرما۔اس لئے کہ وہ اس کے مستحق ہیں ۔آمین بجاہ النبی الامی الکریم ۔ہم سب اور ادارہ قافلہ حق جامعہ خیر المدارس کے تمام اساتذہ ،حضرت کے اعزہ ،اقرباء ،خصوصا آپ کے برادر مکرم مولانا نور احمد صاحب برادرزادہ مولانا نعیم احمد صاحب ،اور صاحبزادگان مولانا مقصود احمد، مولانا مسعود احمد سے اطباء تعزیت کرتا ہے ۔حق تعالیٰ ہم تمام کو صبر جمیل اسی پر اجر عظیم عطا فرمائے ۔آمین بجاہ النبی الکریم

تبصرہ کتب:

نام کتاب: تیسر الوصول الی علم الاصول فی الفقہ الحنفی

مرتب: نثار احمد الحسینی

ناشر: مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام حضرو

صفحات: 20

قیمت: یہ رسالہ بلا قیمت تقسیم کے لئے ہے

ملنے کا پتہ: مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام حضرو مدینہ مسجد محلّہ زاہد آباد و حضرو ضلع اٹک

حنفی قواعد پر مشتمل اصول فقہ کا یہ مختصر رسالہ عربی زبان میں لکھا گیا ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ گویا تول تول کر مرتب کتاب نے جمع کیا ہے۔ ارباب علم کے لئے بڑا خزانہ اور مرتب کی محنت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ناضرین کے لئے نافع اور مرتب ومعاونین کے لئے حصول سعادت دارین کا ذریعہ بنائے۔ آمین

نام کتاب: چہل حدیث مسائل نماز

مصنف: حافظ ظہور احمد الحسینی

ناشر:: مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام حضرو

صفحات: 119

قیمت: 25 روپے

ملنے کا پتہ: مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام حضرو مدینہ مسجد محلّہ زاہد آباد و حضرو ضلع اٹک

چالیس احادیث کی روشنی میں فقہ حنفی کے مسائل نماز کو بڑی جامعیت ومحنت سے مصنف نے رقم کیا ہے۔ عام پڑھے لکھے لوگوں کے لئے یہ خوب صورت مجموعہ

بہت مفید ہے۔کاغذ اور ٹائٹل بہت عمدہ ہے۔اگراس کا سائز پاکٹ بک اور یا عام کتابوں کی طرح تیسرالوصول کے برابر رکھا جاتا تو ان لوگوں کے لئے بڑی آسانی ہوتی جو اپنی لائبریری میں سلیقے سے کتابوں کوسجا کرر کھنے کا شوق رکھتے ہیں۔

نام کتاب: الصلواۃ

مرتب: محمد عمران

صفحات: پاکٹ سائز 83

قیمت: 35 روپے

خوب صورت پیپر پر خوب صورت ٹائٹل کے ساتھ نماز کے اہم مسائل پر مشتمل یہ پاکٹ سائز کتاب بالخصوص نماز یاد کرنے والے بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔اس کی تزئین اور خوب صورتی مرتب کی خوش ذوقی کا پتہ دیتی ہے۔